Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم!!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولزاور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک جادو گر کی داستان

از قلم

میاں فضیحت

ہمیشہ سے میری خواہش رہی تھی کہ میں جادو سیکھ لوں

جادو سے انسان کیا کچھ نہیں کر سکتا؟

انسان اپنی خواہشات کا اسیر ہوتا ہے اور جب خواہشات بغیر کسی مشقت کے حاصل ہونے لگیں تب یہی دنیا جنت بن جاتی ہے.

ہر نارمل انسان کی طرح میری خواہشات بھی یہی تھیں کہ پیسا، گاڑی بنگلہ نوکر چاکر ہوں اور میں شہنشاہ اعظم بن کر حکم چلاؤں.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.لیکن اس سب کے لیے طویل محنت اور لگن درکار ہوتی ہے

جبکہ مجھے شارٹ کٹ طریقے سے سب چاہیے تھا

اور شارٹ طریقوں میں ایک جادو ہوتا ہے اور دوسرا غیر قانونی طریقے،

اور غیر قانونی طریقوں میں کامیابی سے زیادہ موت کا یقین مستحکم ہوتا ہے

.جبکہ مجھے موت کی بجائے پیسے سے غرض تھی

.تو میرے لیے بہترین طریقہ یہی تھا کہ کہیں سے جادو سیکھ لوں

اس مقصد کے لیے میں نے جنگل سے بیاباں تک، مسجد سے خانقاہ تک، عامل سے تانترک تک،

.میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی

.لیکن ہر جگہ سے دھوکے یا ڈھکوسلے ملتے تھے اور ٹھگ بازی کے نت نئے طریقوں سے مجھے آشنا کرتے تھے

مجھے تین سال سے زائد ہونے والے تھے ان چکروں میں پڑے ہوئے مگر ابھی تک میرا جادو سیکھنے کا شوق

وہیں تھا اور میرا اندر بھی جادو سے ویسے ہی خالی تھا جیسے تین سال پہلے مگر ہاں ان چکروں میں پڑ کر میں نے

.اپنی گاؤں کی زمین جس سے میرا سال بھر کا خرچہ نکل جاتا تھا اس میں سے تین ایکڑ بک چکے تھے

.اور کچھ حد تک ان ٹھگ عاملوں کے طریقوں کو بھی، سمجھنے لگا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج بھی میں ایک عامل کے دعوے جاننے کی کوشش میں اس کے آستانے پر گیا تھا

مجھے ایک ہفتے سے اوپر ہونے والے تھے اس عامل کے پاس جاتے ہوئے

عجیب سا نام تھا اسکا

"شُق"

لیکن ابھی تک نہ اسنے مجھے کچھ سکھایا تھا اور نہ ہی کوئی پیسے وصول کیے.

وہ مجھے بلاتا تھا اور ساتھ بٹھا کر آنکھیں بند کرنے کو کہتا اور خود بھی آنکھیں بند کر لیتا.

میں کئی بار چپکے سے آنکھوں کو تھوڑا سا کھول کر دیکھ لیتا تھا مگر اسکی آنکھیں بند ہوتی تھیں.

مگر آج جیسے ہی میں اندر داخل ہوا تو "شُق" کہنے لگا.

آج تک میں نے تیرے اندر چھپی ہوئی جادو سیکھنے کی یوجنا دیکھی،

اب میں تمھیں جادو سکھاؤں گا لیکن اسکے بدلے تمھیں مجھے رقم دینی ہوگی.

میرے اندر اسکی عظمت کے جو بت کھڑے تھے وہ فوراً ڈھے گئے

اور میں نے شدید غم اور غصے سے اسکا گریبان پکڑ کر اسکے چہرے پر ایک تھپڑ جڑ دیا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسکا چہرہ لال بھبوکا ہو چکا تھا اور اسکی آنکھوں میں جیسے بجلی کوندنے لگی تھی

.اسی دوران اسکے پالتو غنڈے اندر داخل ہوئے اور مجھے روئی کی طرح دھنک کر رکھ دیا

!میرے ہوش گم ہو رہے تھے جب میں نے "شُق" کی للکارتی ہوئی دھمکی سنی

.حرامزادے تو نے ایک "شُق" پر انگلی کھڑی کی ہے

.میں تیرا جینا حرام کر دونگا

.تو پل پل موت کے دروازے پر آواز دے گا اور موت تجھے میرے پاس بھیجے گی

.لے جاؤ اسے اور پھینک دو کہیں اب یہ خود چل کر میرے پاس آئے گا اور بھیک مانگے گا

.اسکے غنڈوں نے مجھے ایک سڑک پر پھینک دیا

.اپنی ساری طاقتوں کو مجتمع کر کے میں نے ایک پارک کے بینچ تک رسائی حاصل کی

.اور بیٹھ کر اسکی دھمکیوں پر غور کرنے لگا

.اسی دوران میری جھولی میں ایک اشتہار نما پرچہ گرا

.میں نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا ایک فقیر مجھے گھور رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!اور پھر اسکی سر گوشی نما آواز سنائی دی

" تمھاری منزل تمھاری جھولی میں ہے اور ہاں جتنی جلدی کرو گے تمھارا بھلا ہو گا"

میں نے حیران ہو کر وہ پرچہ اٹھایا،

.اسکے اوپر ایک پوش علاقے کی کوٹھی کا پتا تھا

.میں نے اس علاقے میں ایک لڑکی کے چکر میں ٹیوشن پڑھائی تھی

.تو مجھے سارے علاقے کا علم تھا

میں نے اس فقیر سے پوچھنا چاہا کہ وہاں کون ہے اور تم کون ہو؟

لیکن سامنے دیکھا تو کوئی نہیں تھا

.سردیوں کا موسم تھا لیکن حد نظر اتنا ضرور تھا کہ اتنی دیر میں کوئی بھی شخص دوڑ لگاتا تو بھی دور نہیں جا سکتا تھا

.مگر وہ مدقوق نما شخص گدھے کے سر پر سینگ کی مانند غائب ہو چکا تھا

.میں نے حیران و پریشان اس پرچے کو دوبارہ پڑھنا چاہا اور میرے اوپر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس فقیر نے جو اشتہار نما پرچہ پھینکا تھا اب اس پر کوٹھی کے پتے کی بجائے ایک مشہور پیزا کمپنی کا اشتہار میرا منہ چڑا رہا تھا.

حالانکہ کوٹھی کا پتا مجھے از بر یاد ہو چکا تھا.

میرے دماغ میں حیرت اور خوشی کے ملے جلے گھوڑے دوڑ رہے تھے.

یوں لگ رہا تھا جیسے میری تین سال کی محنت رنگ لا چکی ہے.

خیالی گھوڑوں کی سواری کے دوران میرے ذہن میں اس پتے پر پہنچنے کی شدید لہر اٹھی.

اس لہر کے سامنے "شُق" کے غنڈوں کی لگائی گئی چوٹیں بے اثر ثابت ہو رہی تھیں.

میرے دل و دماغ جیسے کسی کے ٹرانس میں آ چکے تھے.

مجھے نہیں یاد میں پارک سے کیسے نکلا،

ٹیکسی کیسے پکڑی اور اس پتے پر کیسے پہنچے،

میں ٹرانس کی کیفیت سے اس وقت باہر نکلا جب میری انگلیاں ڈور بل کے بٹن پر تھیں.

چاہتے ہوئے بھی میں انگلیاں ہٹا نا سکا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسی دوران دروازا کھل گیا

.اور حیرت کا ایک اور نظارہ میرے دل و دماغ میں سر کر گیا

.دروازہ کھولنے والا وہی فقیر تھا جس نے پارک میں میری جھولی میں پرچی ڈالی تھی

.مگر اب تو اسکا حلیہ ہی بدل چکا تھا

.کشادہ پیشانی، چوڑا سینہ, فوجی کٹ بالوں میں وہ بالکل کوئی داستانوی شہزادہ لگ رہا تھا

.میں کوئی کم نہیں تھا

.مگر اسکی وجاہت و حسن کے آگے میں ایسا تھا جیسے چاند کی چمک کے آگے تارے ہیچ ہوتے ہیں

پھر ایک اور حیرت نے میرا استقبال کیا جب وہ شخص قدیم درباری جس طرح بادشاہوں کو جھک کر سلام کرتے تھے اس طرح جھکا اور بولا

"غلام کو غلام کا غلامانہ سلام "

.مجھے "اُکر" کہتے ہیں

.اور میرا نام آفتاب ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

! میں جانتا ہوں

اسنے مسکرا کر کہا

.میں الفاظوں پر غور کرنے کی بجائے اس کے ڈیل ڈول میں کھویا ہوا تھا

.پھر اسنے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور ایک محل کی طرح کے مکان کی طرف بڑھنے لگا

.پھر وہ سیدھا مجھے ڈرائنگ روم میں لے گیا

.ڈرائنگ روم کی بناوٹ اور سب سے خاص بات سجاوٹ دیکھ کر میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

.وہاں پر ایک ایک چیز لاکھوں کی تھی

.پھر میری نظریں ادھر ادھر گھومتی ہوئی ایک پینٹنگ پر جا کر اٹک گئیں

.میں کھڑا ہو کر اسکے قریب پہنچ گیا

.پینٹنگ میں ایک اپسرا تھی جو جھیل میں نہانے کے بعد باہر نکل رہی تھی

.ایک پاؤں جھیل کے اندر اور ایک پاؤں خشکی پر تھا

.گیلا لباس بدن پر چپکا ہوا تھا جو اسکے جسمانی نشیب و فراز کو ظاہر کر کے اسکے حسن کو دو آتشہ بنا رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھیل، تنہائی، ویرانی میں وہ لڑکی ایک پری لگ رہی تھی.

اور پینٹنگ بنانے والے کے ہاتھ سب سے باکمال تھے.

اسنے جس طرح اس لڑکی کی تصویر کو جھیل سے نکلتے ہوئے دکھایا تھا اور پینٹنگ بنائی تھی،

کوئی بڑا سے بڑا مصور بھی اسکے ہاتھ چوم لیتا.

میں خود بھی چھوٹی موٹی پینٹنگ بنالیتا تھا.

مگر جس طرح وہ پینٹنگ بنائی گئی تھی،

وہ بہت ہی باکمال ہاتھوں کی بنائی گئی تھی.

میری نظریں ادھر ادھر بھٹکنے کے بعد دوبارہ پینٹنگ میں موجود لڑکی پر پڑیں.

اس لڑکی میں ایک کشش تھی جو مجھے اپنی جانب بلا رہی تھی.

اسی دوران دروازہ کھلا اور میری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں.

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا تھا. آفتاب نام تھا اسکا--

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان دنوں میں ایک کہانی لکھنے کی کوشش کر رہا تھا میرے ذہن میں جیسے کوئی خیال نہیں آ رہا تھا. سارا دن مختلف کہانیوں کے پلاٹ بنائے کوئی بھی پلاٹ ایسا نہیں جچا کہ میں کہانی مکمل کرتا. پھر تنگ آ کر شام کو ایک پارک میں بیٹھا تھا میری عادت تھی جہاں بیٹھتا تھا آنکھیں بند کر کے کوئی نیا پلاٹ سوچنا شروع کر دیتا تھا.

اس وقت بھی میں نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں.

جب ایک نوجوان میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور بولا

کہانی چاہیے؟

میں جو اپنے خیالوں میں مگن تھا چونک پڑا ہاں مگر تم کون ہو؟ تمھیں کیسے پتا میں کہانیاں لکھتا ہوں؟ اور کہانی کیا ہے؟

اب میں نے غور سے اسکی طرف دیکھا.

اچھا خاصا خوبصورت نوجوان تھا.

مجھے لگا کوئی عشقیہ کہانی ہو گی.

وہ ہنس پڑا اتنے سوال عامر صاحب!

میرا نام آفتاب ہے.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.مجھے پتا ہے آپ لکھاری ہیں

.کیسے پتا چلا یہ آپ میری کہانی سن کر جان لیں گے

.اور کہانی وہ عجیب سی ہے

.مجھے نہیں معلوم آپکے معیار کی ہو گی یا نہیں

.لیکن میں اپنا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہوں

.آپ کہانی سنیں گے نا

میں تو خود کہانی کی تلاش میں تھا

!ہاں ہاں کیوں نہیں

.شکریہ عامر صاحب میری کہانی اسی بینچ سے شروع ہوئی تھی

.یہی بینچ تھا جس پر میں "شُق" کے غنڈوں سے مار کھا کر بیٹھا تھا

.اور "کُر" نے میری جھولی میں ایک جادوئی پرچہ ڈالا تھا

.ایک منٹ آفتاب صاحب میں معافی چاہتا ہوں پر مجھے نہیں پتا یہ "شُق" اور "کُر" کون تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.آپ کہانی کو تسلسل میں بیان کریں

.آپ کہانی کو شروع سے کیوں نہیں بتاتے

.اوہ اچھا میں شروع سے بتانا شروع کرتا ہوں

.اسنے کہا اور یہاں پہنچ کر خاموش ہو گیا تھا

.آفتاب صاحب آگے کیا ہوا تھا

!آگے کی کہانی کل اسی وقت جس وقت آج ملے

.یہ کہہ کر وہ ایک طرف چل پڑا تھا

.آج میں مقررہ وقت سے پہلے وہاں پہنچ گیا تھا

.میں اپنے خیالات میں کھویا ہوا تھا

.جب مجھے آفتاب کی آواز سنائی دی

.مجھے نہیں پتا تھا وہ کب آیا

.میں چونک کر اسکی طرف دیکھنے لگا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.وہ بول رہا تھا

.بہت خوبصورت تھی وہ نہاتی ہوئی لڑکی

.میں نے سوچ لیا تھا جو بھی اس پینٹنگ کا مالک ہوگا اس سے یہ پینٹنگ مانگ لونگا

اس لیے نہیں کہ وہ پینٹنگ مہنگی تھی

.بلکہ اس لیے کہ مجھے اس تصویر والی لڑکی سے محبت ہو گئی تھی

.ہاں پہلی نظر میں محبت کر بیٹھا تھا

.کئی لڑکیوں کے ساتھ میں نے موج مستی کی تھی پر اس جیسی کبھی سوچی بھی نا تھی

.دروازہ کھلا تو میری سانسیں ہی رک گئی تھیں

.یہ وہی لڑکی میرے سامنے آچکی تھی جو نہار ہی تھی

.میں نے تو تصویر دیکھ کر دل دے دیا تھا

.اور میرے سامنے وہ اپسرا جیتی جاگتی آچکی تھی

.میری تو زبان ہی گنگ ہو کر رہ گئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسنے مجھے پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے دیکھ لیا تھا

.اب میں اسے یک ٹک گھور رہا تھا

تو آفتاب صاحب کیسی لگی آپکو میری پینٹنگ،

.اسکی آواز تھی کہ کوئی جادو میرے کانوں میں جلترنگ سے بج اٹھے تھے

.میں سوچ رہا تھا کہ پینٹنگ میں کسی مصور کا کمال ہے

.پر آپ کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ وہ مصور کا کمال بالکل نہیں تھا

.آپ ہیں ہی ایسی کہ جس تصویر میں آپ ہونگی وہ تصویر خوبصورتی کا معیار بن جائے گی

.مجھے اپنی آواز کھوکھلی محسوس ہو رہی تھی

.ایسے لگتا تھا میرے اندر کوئی عاشق چھپا بیٹھا ہے

.اور جب سے میں اس مکان میں داخل ہوا تھا "شُق" کے غنڈوں کی لگائی گئی چوٹیں بھول چکا تھا

.اوہ آپکو تو کافی بڑی چوٹ لگی ہے

.آپ کے ماتھے سے تو خون نکل رہا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.مجھے تو اب یاد آیا کہ مجھے چوٹ لگی ہے ورنہ پہلے تو مجھے سب بھول چکا تھا

.میں نے ماتھے پر انگلیاں پھیریں تو میری انگلیاں خون سے بھر گئیں

.آپ کچھ نہ کریں

.اسنے "کُر" کو آواز دی

.وہ جیسے باہر اسی آواز کا انتظار کر رہا تھا

وہ فوراً اندر داخل ہوا،

جی میڈم

.اسکے زخم ٹھیک کرو

جی میڈم

.اسنے کہا اور میرے قریب آ گیا

.پھر کچھ منہ میں بڑبڑایا اور پھر میرے اوپر پھونک ماردی

.اور مجھے ایسے لگا جیسے مجھے کبھی کوئی چوٹ لگی ہی نہیں تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں نے ماتھے پر ہاتھ پھیرا وہاں پر اب کچھ بھی نہیں تھا

اب وہ لڑکی دوبارہ بولی،

!کھانا لاؤ ہمارا خاص مہمان آیا ہے آج

.یہ سن کر "کُر" نے مجھے گھورا اور ایک انگلی کو گول گھمایا

.میں نے سامنے دیکھا تو میز مختلف انواع کے کھانوں سے بھر چکی تھی

اب تم جاؤ

.اسنے "کُر" سے کہا

.وہ چلا گیا

.وہ میرے سامنے ایک صوفے پر بیٹھ گئی

آپ کھانا کھائیں،

.اور میرے لیے اسکا یہ حکم جیسے اپنے سب کاموں سے پیارا تھا

.میں کھانے پر ٹوٹ پڑا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تب وہ بولی میرا نام

ماہ نور ہے

.ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی

.شُق "سے پنگا لے کر تم نے اچھا نہیں کیا"

.وہ بہت ہی طاقتور جادو گر ہے

.اگر "کُر" نہ ہوتا تم مر چکے ہوتے

.اسنے تمھیں تین خطرناک جادو کے حملوں سے بچایا ہے

.اس حویلی میں داخل ہونے کے بعد وہ تم پر حملے نہیں کر سکتا

.پر تم جیسے ہی باہر جاؤ گے اسکے حملے سے بچ نہیں سکو گے

.مگر ایک صورت ہے اگر "شُق" کو مار دیا جائے تو تب تم بچ سکتے ہو

.اور اسے مارنا تمھیں پڑے گا

.میں کیسے مار سکتا ہوں میں تو باہر نکلوں گا اور وہ مجھے مار دے گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کام "کُر" کیوں نہیں کرتا؟

اسکے حسین چہرے پر برہمی کے آثار نظر آنے لگے.

اسنے کہا تمھیں کیا پتا جادوئی دنیا کا.

جادوئی دنیا کے اپنے اصول اور ضابطے ہوتے ہیں.

اور جادوئی دنیا میں مختلف جادو کوتے ہیں.

جادو چار قسم کا ہوتا ہے.

کالا، پیلا، نیلا اور سفید جادو.

ان میں سے سب سے خطرناک جادو سفید ہوتا ہے.

پہلے مرحلے میں کالے جادو پر عبور حاصل کرنا پڑتا ہے.

کالے جادو کے آٹھ مرحلے ہیں.

ہر اگلہ مرحلہ پہلے سے بہت سخت اور بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے.

کالے جادو کا پہلا مرحلہ مکمل کرنے والا "کُر" کہلاتا ہے.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اور دوسرا مرحلے والا "شُق" کہلاتا ہے

.جس سے تم نے لڑائی کی ہے وہ "شُق" ہے

.اور جو تمھیں ہمارے پاس لایا ہے وہ درجے میں "کُر" کہلاتا ہے

.کُر"، "شُق" سے کافی کمزور ہوتا ہے"

.مگر ہمارے "کُر" کو اسکے استاد نے کچھ طاقتیں دان کی تھیں

.یہی وجہ ہے کہ وہ تمھیں بچانے میں کامیاب رہا ہے

.اور جادوئی دنیا کے کچھ اصول ہوتے ہیں

.جس جگہ ایک جادوگر اپنا گھر یا ٹھکانا بنا لیتا ہے اس پر دوسرا جادوگر حملہ نہیں کر سکتا

.یہی وجہ ہے کہ ہم اس پر حملہ نہیں کر سکتے اور نہ وہ ہم پر

.اس لیے اگر زندہ رہنا ہے تو تمھیں خود اسے مارنا پڑے گا

.لیکن میں تو جیسے ہی باہر جاؤں گا

.وہ مجھے اپنے جادو کے ڈر سے مار ڈالے گا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.نہیں وہ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار چکا ہے

.تمھیں اسنے ایک ہفتہ اپنے سامنے بٹھا کر پھونکیں ماریں تھیں

ہاں تو؟

.تو اس کی اس پھونکوں نے تمھارے دماغ کا راستہ بند کر دیا ہے

کیا مطلب؟

.مطلب اب کوئی جادوگر تمھارے دماغ میں نہیں جھانک سکتا

اس لیے تم "شُق" کے پاس جاؤگے اسکے غنڈوں کو بولوگے کہ تم معافی مانگنے آئے ہو اور جتنے پیسے وہ جادو

.سکھانے کے لیے مانگے گا وہ دینے کو تیار ہو. اور اپنے پاس ایک خنجر چھپا کر جاؤگے

.اور جب بھی جس دن بھی تمھیں موقع ملے گا تم نے اسکی گردن کاٹ دینی ہے

.یاد رہے وار صرف گردن پر کرنا ہے

پیٹ میں یا کہیں بھی وار کروگے تو وہ منتر پڑھنے کے قابل رہے گا اور پھر وہ خود کو بھی بچا لے گا اور تمھیں

.بھی مار ڈالے گا

.اور یہ سب کام آج ہی کرنے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں اسکے چہرے میں کھویا ہوا تھا.

چلو اٹھو تیاری کرو،

وہاں جا کر یہی کہنا ہے کہ تم کچھ دیر کے لیے بے ہوش ہو گئے تھے.

ہوش میں آکر سیدھا اسی کے پاس پہنچے ہو.

اسکے بعد "کُر" نے مجھے ایک خنجر دیا اور بہت ساری چیزیں سکھائیں.

پھر اسنے مجھے آنکھیں بند کرنے کو کہا.

میں پل پل بدلتے حالات پر حیران تو تھا ہی پر "کُر" کی آواز پر میں نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں.

میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی.

کیونکہ میں "شُق" کے اڈے کے باہر موجود تھا.

خنجر پر میری گرفت مضبوط ہو چکی تھی۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.آفتاب یہ کہہ کر خاموش ہو گیا اور ایک طرف خلا میں گھورنے لگا

.میں یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا

.ایسے لگ رہا تھا وہ کسی سے خاموشی کی زبان میں گفتگو کر رہا ہے

.کچھ دیر وہ چپ رہا جیسے وہ اپنی سوچوں کو مجتمع کر رہا ہو

!پھر میری طرف دیکھ کر بولا

.معذرت چاہتا ہوں جناب مجھے ضروری کام ہے

.مجھے جانا پڑے گا

.اور پھر تاریکی میں گم ہو گیا

.جادوئی دنیا کا نام ہی دل میں تجسس پیدا کر دیتا ہے

.ہر دل کی حسرت ہوتی ہے کہ اسکے پاس کچھ ایسا ہو جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز ٹھہرے

.مگر لاکھوں میں ایک دو افراد ایسے ہوتے ہیں جن کی حسرتوں پر یاس کی بجائے تکمیل کا ناقوس بجایا جاتا ہے

.آفتاب بھی انھی میں سے تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.مگر ایسے افراد اپنی ناتمام حسرتیں تو مکمل کر لیتے ہیں لیکن اسکے بدلے بہت کچھ کھو دیتے ہیں

.شاید سب کی نظروں میں مر جانا پڑتا ہے

.میں ساری رات آفتاب کے بارے میں سوچتا رہا

.پتا نہیں وہ کیسے کیسے حالات سے گزرا ہو گا

.پھر میرے ذہن میں خیال آیا کہ کل اس سے یہ پوچھوں گا کہ اسنے کتنا جادو سیکھا ہے

.اگلے دن، میں مقررہ وقت پر بینچ پر موجود تھا

.کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی آفتاب نہیں آیا

.میں مایوس ہو کر ایک طرف چل پڑا

.ابھی پارک کے مین گیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ مجھے ایک طرف سے آفتاب آتا دکھائی دیا

.اسکا رنگ بالکل پیلا ہو رہا تھا

.اسکی جسمانی حالت دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے بغیر روح کے کوئی زندہ لاش چل رہی ہو

.مجھے آفتاب سے ڈر لگنے لگا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مجھے دیکھ چکا تھا،وہ میری طرف چل پڑا،

.قریب آکر مجھ سے معذرت کی،پر میرے حالات کافی خراب ہو چکے تھے

.میں ڈرنے لگا تھا

اندھیرا چھا چکا تھا پھر آہستہ آہستہ میں نے خود کو سنبھالا،

.اس دوران پتا نہیں وہ کیا کیا کہہ چکا تھا

.مجھے اس وقت ہوش آیا جب وہ میرا نام پکار رہا تھا

.وہ مجھ سے میری طبیعت کے بارے میں پوچھ رہا تھا

.میں نے کہا کہ میرا سر بوجھل سا محسوس ہو رہا ہے

.اگر زیادہ خراب ہو تو میں آپکو گھر چھوڑ دوں کہانی پھر کبھی سن لیجیے گا

.نہیں نہیں اتنی بھی خراب نہیں ہے

.کہانی کا نام سن کر میری حالت میں کچھ سدھار آگیا تھا

.خیر ہم دوبارہ اسی بینچ پر پہنچ گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.بینچ پر بیٹھ کر وہ میری طرف غور سے دیکھنے لگا

.میں نے گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے شروع کر دیا

پھر اس نے ایک لمبی ہوں کی،

!اور مجھ سے پوچھا

.عامر صاحب مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں

.جو لوگ خود ڈرے ہوئے ہوتے ہیں وہ دوسروں کو نہیں ڈستے

..................میں، میں...........میں تو

.میں ہکلا کر رہ گیا

!اچھا چھوڑیں اس بات کو

.امید ہے آپکو اس سوال کا جواب مل چکا ہو گا میں کتنا جادو جانتا ہوں

.اور آگے میری داستان میں بھی آپ کو آہستہ آہستہ پتا چل جائے گا

.میرے تو ہوش ہی اڑ گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.یہ کیسا جادو تھا جس سے میرے دماغ میں آنے والے خیالات بھی پڑھ لیے تھے

.جادو ایسا ہی ہوتا ہے وہ مسکرا پڑا

.اوہ میری تو حیرت اور ڈر سے بری حالت ہو گئی تھی

.میں سوچنے لگا کہ آفتاب نے تو میرے ذاتی زندگی کے بارے میں بھی پتا کر لیا ہو گا

.ارے نہیں نہیں میں کسی کی ذاتی زندگی میں مداخلت نہیں کرتا

.وہ تو آپ ڈرے ہوئے تھے میں نے آپکے خیالات جاننا مناسب سمجھا

.آئندہ اگر آپ کہیں گے تو آپ کے خیالات کبھی نہیں پڑھوں گا

.میں خود بھی ایسا ہی سوچ رہا تھا

.بہت شکریہ جناب مجھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ میں اپنے ہی حمام میں برہنہ ہو گیا ہوں

.شکریے کی کوئی بات نہیں! میرا حق بھی نہیں بنتا کہ آپ کے خیالات میں جھانکنا شروع کر دوں

تو کہانی آگے شروع کرتے ہیں! میں نے کہا،

.ہاں ضرور! اسنے جواب دیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے آج تک مکھی بھی نہیں ماری تھی کجا یہ کہ ایک انسان کو ماروں.

ماہ نور کے وقتی جوش دلاؤ مہم نے مجھے ایک قاتل بننے کا حوصلہ تو دیا پر وہ وقتی تھا.

میں "شُق" کے اڈے کے باہر کھڑا سوچ رہا تھا اور پھر مجھ پر کپکپی طاری ہونے لگی.

میں واپس پلٹ جاتا مگر اسی دوران "شُق" کے غنڈے یا چیلے کہہ لیں وہ مجھے گھیر چکے تھے.

اس وقت میں نے ایک بات نوٹ کی کہ سب کے چہرے سوگوار تھے.

میں ذہنی طور پر مار کھانے کے لیے تیار ہو چکا تھا.

لیکن اس وقت میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ان میں سے ایک میرے سامنے جھک کر سلام کرنے لگا

اور کہنے لگا جناب "شُق" آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں.

اور اگر میں نہ جاؤں تو!

تو ہم آپکو عزت سے جہاں آپ جانا چاہیں گے جانے دیں گے

اور ہاں نہ ملنے پر آپکا ہی نقصان ہو گا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.جناب "شُق" جانتے ہیں کہ اپ یہاں کس ارادے سے آئے ہیں

.مطلب جن لوگوں نے آپکو یہاں دوبارہ بھیجا ہے اور جس ارادے سے بھیجا ہے

.وہ سب کچھ جناب "شُق" جانتے ہیں

.اور یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ کی شرٹ کے نیچے ایک خنجر موجود ہے

!کیا بکواس کر رہے ہو تم

میں بوکھلا گیا تھا،

.میں واپس جا رہا ہوں

.میں ایک طرف قدم اٹھایا اور یہ دیکھ کر میں حیران ہو گیا کہ وہ سب سر جھکا کر کھڑے رہے

.پھر اچانک ایک شخص جوان سب میں سینیر لگ رہا تھا

وہ آگے بڑھا اور بولا جناب وہ پوچھ رہے ہیں

کہ

کیا آپ اپنے بابا کی موت کا راز بھی نہیں جاننا چاہتے؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں جیسے قدم اٹھانا ہی بھول گیا تھا

.میں ایسے اچھلا جیسے کسی بچھو نے مجھے ڈنک مارا ہو

.بابا نے بچپن میں ہی مجھے بورڈنگ سکول بھیج دیا تھا

.دو تین مہینوں بعد میں بابا سے ملنے گاؤں جاتا تھا

.بابا سب گاؤں والوں سے الگ تھلگ رہتے تھے

.پورے گاؤں میں سے صرف چاچا نظام دین تھے جو کبھی کبھار بابا سے ملنے آتے تھے

.میری ماں نے مجھے زندگی کی طرف دھکیل کر خود موت کا ہاتھ تھام لیا تھا

زندگی ایسے ہی چل رہی تھی میں تقریباً بارہ تیرہ سال کا تھا جب میں گاؤں پہنچا تو مجھے اندوہ ناک خبر ملی کہ بابا

.کا انتقال ہو گیا ہے

.میں یہ سنتے ہی بے ہوش ہو گیا تھا

.پھر جب ہوش آیا تو چاچا نظام دین ہی تھے جنھوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا

.اور آج تک میرے کھیتوں کی آمدنی مجھے بھیج رہے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں نے انسے کئی بار پوچھا کہ بابا کو کیا ہوا تھا

.وہ یہی جواب دیتے کہ ایک دن تمھیں خود پتا چل جائے گا

.پورا گاؤں مجھے دیکھ کر دور بھاگ جاتا تھا

.بولنا تو دور کی بات گاؤں والے مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے

.ہر زخم مندمل ہو جاتا ہے پر میرا بابا کی موت والا زخم مندمل نہ ہو سکا تھا

.میں آج بھی بابا کی موت کے بارے میں سوچ کر کانپ جاتا تھا

اب جیسے ہی اس غنڈے کے منہ سے اپنے بابا کا نام سنا میں نے فوراً "شُق" سے ملنے کی حامی بھر لی اور اسکے

.ساتھ انکے اڈے میں چلا گیا

.وہ سب مجھے ایک کمرے کے باہر چھوڑ کر جا چکے تھے

.میں نے دروازے کو کھولا اور کمرے کے اندر داخل ہو گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اندر "شُق" بستر بیٹھا تھا

.وہ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگا

.چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ بیمار ہے کافی مگر پھر بھی ضبط کر کے بیٹھا ہوا تھا

.اسنے ایک مسہری کی طرف اشارہ کرکے مجھے بیٹھنے کو کہا

تمھیں پتا ہے میں کچھ دیر میں مرنے والا ہوں؟

.میرا سر بے اختیار نفی میں ہل گیا

ہاہا شاک لگا؟

.لیکن یہ حقیقت ہے اور مارنے والے تم ہو گے

.اور ہاں پر ایک بات ہے کہ وہ جو تم مارو گے وہ دوستانہ موت ہو گی دشمنوں والی نہیں

.نہیں میں نہیں مار سکتا وہ وقتی جنون تھا

.مجھے سب پتا ہے تمھیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے

.جن لوگوں سے تم مل چکے ہو تمھیں تو ابھی تک یہ بھی نہیں پتا کہ وہ ہیں کون

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا مطلب،

.ماہ نور اور "کُر" سب بکواس ہے

.کیا مطلب تم میرے اندر کے خیالات کیسے پڑھ سکتے ہو جبکہ میرے دماغ کو تو خود ہی بلاک کیا تھا

.ہاہاہاہاوہ زور زور سے ہنسنے لگا

.بلی نے شیر کو تمام گر سکھا دیے تھے مگر درخت پر چڑھنا نہیں سکھایا تھا

تمھیں کچھ بتاتا ہوں اسکے بارے میں،

کالے جادو کی بھی کچھ حدیں ہوتی ہیں ہم وقتی طور پر کسی کے خیالات کو بہکا سکتے ہیں یا اپنے خیالات کے ذریعے اسکے دماغ کو قابو کر سکتے ہیں، لیکن اس وقت تک جب تک ہم منتر پڑھتے رہیں گے تب ہم کسی کو بھی خود کشی کے لیے مجبور کر سکتے ہیں لیکن دماغ کو مستقل قابو یا بلاک نہیں کر سکتے .

مگر ایک طریقہ ہے

دماغ کو بلاک کرنے کے لیے،

وہ کیا؟

!سفید جادو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.سفید جادو وہ ایک طریقہ ہے جس سے دماغ کو بلاک کیا جا سکتا ہے

مگر آپ تو "شُق" ہیں. آپ نے میرا دماغ کیسے بلاک کیا؟

.اچھا سوال ہے

سفید جادو سے،

مگر آپ کے پاس سفید جادو کیسے آگیا؟

.تمہارا باپ اور میں بہت اچھے دوست تھے

.ایسے دوست کہ ایک دوسرے کے لیے جان لے بھی سکتے تھے اور دے بھی سکتے تھے

ہم جس گرو کے پاس جادو سیکھنے جاتے تھے اس کے پاس سفید جادو کے کچھ جادو تھے جو اسکے استاد نے اسے

.دیے تھے اور ہمارے استاد نے ہمیں اور پھر یہ سلسلہ آگے چلتا رہے گا اور چلتا آیا ہے

.ہمیں اسی سفید جادو سے پتا چلتا ہے کہ ہماری موت قریب ہے

.اور یہ جادو ایک قرض ہے جب تک یہ ہمارے پاس رہے گا ہم مر کر بھی چین نہیں پاتے

.اسی لیے ہمیں ایک شخص کی تلاش ہوتی ہے جسے یہ قرضہ دیا جاتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر اس جادو کو جگانے کے لیے ہمیں مرنا پڑتا ہے اسی شخص کے ہاتھوں جس کو ہم اپنا جادو سونپ چکے ہوتے ہیں.

.ورنہ کوئی اور ہمیں مار دے تو جادو بیکار ہو جائے گا

.ایک منٹ میں آپکی بات درمیان میں ٹوک رہا ہوں مجھے پہلے یہ بتائیں میرے بابا کالا جادو جانتے تھے

.لو کوئی ایسا ویسا وہ ہم سب سے بہترین تھے

.ہمارے گرو سب سے زیادہ اسے چاہتے تھے

.اسے سب سے زیادہ شکتیاں دان کی تھیں

.مجھے تو بہت کم ملا پر ہم دونوں نے اپنے زخمی گرو کو ایک خنجر سے مارا

.اور اس طرح سفید جادو کا کچھ علم مجھے ملا باقی تمہارے باپ کو ملا

اور تمھیں پتا ہے اس گرو کو زخمی کرنے والا کون تھا؟

کون؟

لیلی!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیلی کون ہے؟

وہی جس نے تمھارے باپ کو مارا.

کیا!

بابا کی موت کا سن کر میرا دل دکھ سے بھر گیا.

کون ہے یہ لیلی میں اسے جان سے مار دونگا.

اسے تم مل کر آرہے ہو!

کیا!کیا؟

ماہ نور؟

ہاں وہی اسنے تم سے جھوٹ بولا،

اسکا نام ماہ نور نہیں لیلی ہے.

مگر اسنے کیوں مارا؟

میرے اندر ماہ نور کی عقیدت کا جو بت تھا وہ ایک چھناکے سے ٹوٹ گیا.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شُق "بولتا رہا تھا".

جادوئی دنیامیں اسکا سکہ چلتا ہے.

وہ کالے جادو کے پانچویں درجے پر ہے.

ڈُومر "کہا جاتا ہے اس درجے کو".

اور لیلی کو ڈُومرا کہا جاتا ہے اور ہاں وہ جوان بالکل نہیں ہے بہت بوڑھی ہے اتنی کہ اگر کوئی عام شخص اسکی اصلی شکل دیکھ لے تو ڈر سے مر جائے.

دو سو سالوں سے زندہ ہے وہ.

ہاں دو سو سال،

مگر ابھی تک اسے سفید جادو نہیں ملا.

سفید جادو ایسے نہیں ملتا،

لیلی کو سفید جادو تک پہنچنے کے لیے عمر خضر کی ضرورت پڑے گی.

اس لیے وہ آسان طریقے سے اسے پانا چاہتی ہے.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسکے لیے سفید جادو تک پہنچنے کا ایک ہی ذریعہ تھا

.کہ جس گروسے ہم جادو سیکھتے تھے کسی طرح اس تک اسکی پہنچ بھی ہو جائے

.مگر اس گرو نے اسے دور سے دھتکار دیا

.یہ چیز وہ سہہ نہ پائی

.وہ بہت طاقتور ہے

.اسنے اپنے تمام غلاموں سمیت ہمارے گرو پر حملہ کر دیا

.ہمارے گرو اکیلے تھے سامنے فوج تھی پھر بھی انھوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا

.بہت خونریز جنگ ہوئی

.ہمارے گرو پر ہر طرف سے حملے ہونا شروع ہو گئے

.انھوں نے جوانمردی سے مقابلہ کیا

.مگر وہ وومرا کے ہوتے ہوئے جیت نہیں سکتے تھے

.اسکے انھیں قربانی دینی پڑتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اپنے خون کی،

.انھوں نے اپنی شہہ رگ کاٹ دی مگر لیلی کو قریب نہ پھٹکنے دیا

اور پھر انکو اتنی طاقت ملی کہ لیلی جو کہ فوج لے کر آئی تھی اسکے ساتھ صرف ایک غلام ہی بچا جسے تم مل چکے ہو.

.اب لیلی اکیلے مقابلہ نہیں کر سکتی تھی

.اب وہ جنگ جیت چکے تھے

.لیلی یعنی ڈومرا کو وہاں سے بھگانے میں کامیاب ہو گئے

.پر جب تک ہم وہاں پہنچے بہت خون بہہ چکا تھا

.وہ موت کے قریب تھے

.انھوں نے تمہارے بابا اور مجھے قریب بلا کر کچھ پھونکیں ماریں

.وہ سفید جادو ہمیں دے چکے تھے

.اسکے لیے ہمیں خود پر جبر کر کے انھیں مارنا پڑا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.تمھارے بابا بہت روئے تھے

.پر میں نے انھیں حوصلہ دیا

.انھی دنوں تم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے

.اب لیلی کو پتا چل چکا تھا کہ سفید جادو ہم دونوں کے پاس ہے

.میرے پاس کیونکہ بہت کم تھا

.اس لیے اسنے میرے بجائے تمھارے باپ کو دھمکیاں دینے لگی

.اسنے تمھاری موت کی دھمکی دی اور پھر تمہاری ماں کو مارنے کی دھمکی دی

.تمھارے بابا نے تمھاری ماں کو ایک تعویز بنا کر پہنا دیا

.اب دُوسرا تمھاری ماں کو چھو بھی نہیں سکتی تھی

!یہ دیکھو

."شُق" نے اپنے گلے میں موجود ایک تعویز نکال کر مجھے دکھایا"

.مجھے بھی تمھارے بابا نے یہ بنا کر دیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اور آج تک میں اسی وجہ سے زندہ ہوں

.لیکن ہونی کو کون روک سکتا ہے

.جس رات تم پیدا ہونے والے تھے

.محلے کی کچھ بوڑھیوں نے تمھارے بابا کو بتایا کہ بچہ آپریشن سے پیدا ہو گا

تمھارا بابا میرے پاس آیا تھا اس رات،

.میری بیل گاڑی لے کر گیا تھا

.مگر وہ جب میرے پاس تھا اسی وقت تمھاری ماں نے تمھیں جنم دیا

.لیکن اسی دوران اسکا ہاتھ اپنے تعویذ پر پڑا اور وہ ٹوٹ گیا تھا

.لیلی موقع کے انتظار میں تھی

.اس کے پاس تمھارے باپ کو سبق سکھانے کا سنہری موقع تھا

.شاید اس دن تمھاری ماں کی قضا آئی تھی

.لیلی نے پتا نہیں کیوں تمھیں نہیں مارا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسنے تمھاری ماں کو مارا اور بہت برے طریقے سے مارا

.وہ تمھیں جنم دے کر خوش ہو کر تمھیں گود میں اٹھائے دیکھ رہی تھی

.اسی دوران اسکے پاؤں سے آگ بھڑک اٹھی جو آہستہ آہستہ اسکے پورے جسم پر پھیل گئی

.اسنے تمھیں ہاتھوں سے اچھال کر دور پھینک دیا تھا

.وہاں پر موجود عورتوں نے پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر اسکے اوپر پھینکی مگر وہ جادوئی آگ تھی

.اسنے تمھاری ماں کو پورا جلا دیا

.عورتوں نے تمھیں منحوس کہا کہ اسی کی وجہ سے اسکی ماں بری حالت میں مری

.یہ ہم پر بھی نحوست لائے گا

.یہی وجہ تھی کہ گاؤں کے سارے لوگ تم سے ڈرتے تھے تمھیں منحوس کہتے تھے

.اور اسی لیے تنگ آکر تمھارے بابا نے گھر گاؤں سے باہر بنا لیا

اب وہاں موجود عورتیں گھر سے بھاگنے والی تھیں کہ تمھارے بابا وہاں چیخ و پکار سن کر پہنچنے تک وہ مرا وہاں سے جا چکی تھی.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.وہاں پر موجود چند عورتیں تمھیں منحوس منحوس اور کالا جادو کالا جادو کاوردان کرتے ہوئے بھاگ گئیں

تمھارے بابا اندر گئے اور تمھاری ماں کی حالت دیکھ کر شاید کچھ کر بیٹھتے پر تمھاری رونے کی آواز سن کر

.انھوں نے خون کا گھونٹ پی لیا

.اور وہ انھوں نے تمہاری پرورش ہی اپنا پہلا مقصد بنالیا

.اسی دوران وہ وومرا سے لڑنے کی تیاری کرنے لگے

.کچھ عرصے بعد وہ کالے جادو کا ایک نیا منتر یا چلہ کرنا شروع کر دیتے

بستی والے تمھیں تو منحوس کہتے ہی تھے انھیں تمھارے بابا کے بارے میں شک ہو گیا کہ وہ کالا جادو جانتے

.ہیں

.اس لیے گاؤں کے مکھیا نے انکو گاؤں سے چلے جانے کا کہا

.وہ تمہیں لے کر تمہارے موجودہ گھر میں چلے گئے

.اور پھر انکی اور وومرا کی سرد جنگ چھڑ گئی

.تمھارے بابا خود کو سفید جادو کی مدد سے بچا لیتے تو وومرا خود کو کالے جادو سے

.وومرا کو تمہاری ماں کو مارنا کافی تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اس سے وہ تمہارے بابا کو یہ سمجھا گئی کہ وہ کبھی بھی اسکے بیٹے کو بھی نقصان پہنچا سکتی ہے

.وہ تمہارے ذریعے تمہارے بابا کو مجبور کرنا چاہتی تھی

پھر تم جب کچھ بڑے ہو گئے تو تمہارے بابا نے تمہارے اوپر کچھ پڑھا جس کی وجہ سے وومرا تمھیں چھو بھی

.نہیں سکتی تھی

.وومرا نے اب بہت زور لگایا پر تمہارے بابا کیا مجبور ہوتے وہ تو تم تک پہنچنے سے بھی رہی

.اب تمہارے بابا نے تمھیں اپنی اور وومرا کی جنگ سے دور رکھنے کے لیے تمھیں شہر پڑھنے کے لئے بھیج دیا

وومرا نے کافی زور لگایا، تمہارے بابا کو اپنے حسن کی لالچ دی پیسوں کی غرض ہر چیز کی لالچ دی پر انھوں نے

.نا ماننا تھا تو وہ نہیں مانے

.پھر کچھ عرصے خاموشی چھا گئی

.تمہارے بابا نے مجھے بھی شہر بھیجا تھا کہ میں تمہاری حفاظت کرتا رہوں

.میں نے ہر وقت تمھارے اوپر نظر رکھنا شروع کر دی

.بہت عرصہ ہو گیا تھا

.ہمیں وومرا کی شکل تو دور اسکا نام بھی نہیں سنائی دیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.یوں سمجھو ہم اسے کافی حد بھلا چکے تھے

.پر تمہارے بابا تمہاری ماں سے بہت پیار کرتے تھے

.ہر وقت انھیں یاد کرنا ہی انکا مقصد تھا

.کالے جادو میں بڑی طاقت ہے

.یہ تمھیں ہوا میں اڑا سکتا ہے تمھیں سب کے سامنے غائب کر سکتا ہے

.تمھاری ہر خواہش اسکے ذریعے پوری ہو سکتی ہے

.پر تمھیں پتا ہے یہ تم سے تمہارا سکون چھین لیتا ہے

.تم سونا چاہو گے پر نیند کوسوں دور ہو گی

تم نیند سے آنکھ مچولی کرتے کرتے نیند کی وادی میں چلے جاؤ گے پر وہ سکون نہیں محسوس کر سکو گے جو تم اب سو کر کرتے ہو.

.ہر دم کسی دوسرے جادو گر کے ہاتھ موت کا خطرہ موجود رہتا ہے

.تمہارے بابا کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.وہ بیماریوں میں گھر گئے

.بڑھاپا وقت سے پہلے ان تک آن پہنچا

.سفید جادو سے انکو اپنی موت کا علم ہو چکا تھا

.ایک دن انھوں نے مجھے اپنے پاس بلایا

.ان کی وہ شکل ہی نہیں تھی جو پہلے تھی

.مجھ سے کہنے لگے کہ آج سفید جادو نے بتادیا ہے کہ میرا بلاوہ آن پہنچا ہے

.اب سفید جادو میرے کسی کام کا نہیں ہے

.میں یہ قرض تمھیں دونگا لیکن اس سے پہلے ایک ضروری کام کر لوں

آؤ میرے ساتھ،

.وہ مجھے اپنے گھر کے نیچے تہ خانے میں لے گئے

.یہ تہ خانہ انھوں نے خود اپنی جادوئی طاقتوں سے بنوایا تھا

.وہ مجھے اس میں لے گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد انھوں نے مجھ سے کہا،

.آفتاب کو جب تک ہو سکے جادوئی دنیا سے باہر رکھنا

.لیکن ایک دن آئے گا جب یہ کالی دنیا اسے خود بلائے گی

.تب آفتاب کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا

.تو اس وقت کے لیے میں اپنی طاقتیں چھوڑ کر جا رہا ہوں

.اور اس وقت تمھیں آفتاب کا ساتھ دینا ہو گا

پھر انھوں نے مجھے سفید جادو کا ایک منتر پڑھنے کو کہا اور خود بھی کچھ پڑھتے ہوئے اس کمرے کی دیواروں پر
.پھونکیں مارنے لگے

.کچھ دیر بعد وہ ایک میز کے گرد چلے گئے

.وہاں جا کر انھوں نے جیب سے ایک سکہ نکالا جو کہ سونے کا تھا اور اسے میز پر رکھ دیا

.پھر اسی میز کے ایک کونے پر بیٹھ گئے

.اور اپنی ہاتھ کی ایک نبض کاٹ دی اور اس سکے کو خون سے بھگانے لگے اور کچھ پڑھنے لگے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.حیرت انگیز طور پر وہ سکہ سارا خون اپنے اندر جذب کر رہا تھا

.تمہارے بابا کافی کمزور ہو چکے تھے

.اب اگر اسی رفتار سے خون گرتا رہتا تو زندہ رہنا مشکل ہو جاتا

.میں نے آگے بڑھ کر انھیں روکنا چاہا پر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے روک دیا

.کافی دیر تک وہ اپنا خون گراتے رہے اور کچھ پڑھتے رہے

.پھر اچانک خون رک گیا

.تو انکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

.وہ پسینہ پسینہ تھے

.انکا چہرہ زرد ہو چکا تھا

.وہ میز سے نیچے اترے تو لڑ کھڑا گئے

.میں نے آگے بڑھ کر انکو سنبھالا

.وہ مجھے تہ خانے سے باہر لے گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں نے انکو ایک چارپائی پر لٹایا

.تب انھوں نے کہا کہ یہ تہ خانہ اب محفوظ ہو چکا ہے

.اب اس میں آفتاب اور تمھارے علاوہ کوئی داخل نہیں ہو سکتا

.مگر سوائے اسکے جسے تم خود اندر لے جاؤ

.جب آفتاب کو جادوئی دنیا میں قدم رکھنے پر مجبور کر دیا جائے گا

.تب اسے جادو کی ضرورت پڑے گی

.اور میں نے اپنا تمام جادو اس سکے میں رکھ دیا ہے

.وہ سارا خون جو نکل رہا تھا وہ میرا کالا جادو تھا جو میں نے اس سکے میں منتقل کر دیا ہے

.اب میرے پاس صرف سفید جادو بچا ہے

.جب آفتاب کو جادو کی ضرورت پڑے گی اسے کہنا کہ وہ اس سکے کو نگل لے گا

.میرا تمام جادو اسے مل جائے گا

.لیکن اس وقت تک جب تک سکہ اسکے اندر رہے تب تک، اگر وہ نکال لیا گیا تو جادو ختم ہو جائے گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اور ہاں یہ سکہ صرف آفتاب استعمال کر سکتا ہے کسی اور کے لیے وہ سکہ بیکار ہے

.اور یہ کمرہ جس میں سکہ ہے ہمیشہ محفوظ رہے گا

.پھر تمہارے بابا کی سانس اٹکنے لگی

میں نے انھیں پانی پلایا کچھ دیر بعد انکی طبیعت سنبھلی تو انھوں نے منہ میں کچھ پڑھا اور میرے طرف پھونک

.مار دی

.اور اس وقت انھوں نے مجھ پر بہت زیادہ ظلم کیا

.وہ اپنا سفید جادو مجھے دے چکے تھے

.اب انھوں نے کہا کہ میں انکو مار دوں

.پر میں یہ کیسے کر سکتا تھا

.اسی دوران وومرا کا قہقہہ فضا میں گونجا

.وہ میرے پیچھے کھڑی تھی

.اسکی آواز گونجی کہ میں اس پل کا کب سے انتظار کر رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.کہ تم کسی کو اپنا سفید جادو دو تمھاری طاقتیں ختم ہوں اور میں اپنا بدلہ لوں

.آج وہ پل آگیا

.تمھارے بابا کے پاس اب کوئی طاقت نہیں بچی تھی

.انھوں نے مجھے کہا کہ میں انھیں مار دوں پر میں ہچکچا رہا تھا

اسی دوران وومرا نے کچھ پڑھ کر تمہارے بابا کے اوپر پھونکا اور انکے ساتھ بھی وہی ہوا جو تمہاری ماں کے ساتھ ہو چکا تھا.

.انکو بھی پیروں سے نیلی آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا

.میں نے اپنا سارا زور لگایا پر وہ آگ نہ بجھا سکا

.وہ آگ پھیلتی ہوئی اوپر کی طرف جانے لگی

.میں نے وومرا پر اپنے کچھ جادو استعمال کیے پر اسے کچھ اثر نہیں ہوا

.وہ پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ہو چکی تھی

.الٹا اسنے اب میرے اوپر جادوئی وار کیا پر وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.کیونکہ تمھارے بابا کا دیا ہوا تعویذ میرے گلے میں موجود تھا

.اسی دوران تمھارے بابا مجھے چیخ چیخ کر انھیں خنجر سے مارنے کا کہہ رہے تھے

.آگ انکی ناف تک پہنچنے والی تھی

.اب اگر وہ اور اوپر جاتی تو مجھے دیا ہوا سفید جادو بے کار ہو جاتا

.اب انھوں نے مجھے تمھارا واسطہ دیا کہ اگر میں نے انھیں نہ مارا تو آفتاب مارا جائے گا

.بس پھر میں نے وہ کیا جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا

.میں نے ایک قرض لے لیا

.وہ تمھارا قرضہ تھا

.اب وہ وقت آیا ہے کہ میں تمھیں تمھارا قرضہ واپس دوں اور تم مجھے مار کر اپنے بابا کی موت کا بدلہ بھی لو

.آفتاب یہاں پہنچ کر خاموش ہو گیا

.میں نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا تو وہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں نے کچھ دیر خاموش رہنا مناسب سمجھا کہ وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لے

کچھ دیر بعد وہ پھر بولنے لگا،

.شُق "یہاں پہنچ کر زور زور سے رونے لگا تھا"

.میرا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

.پھر اسے کھانسی کا دورہ پڑا اور اسے خون کی قے آ گئی

.اسنے ساتھ پڑے کپڑے سے اپنا منہ صاف کیا پانی سے کلی. کی اور پھر مجھ سے اچانک ایک سوال پوچھا

.تمھیں پتا ہے ساری زندگی تمھارے دل میں جادو کا خیال تک نہیں آیا

.اور پھر اچانک تین سال پہلے تمھارے دل میں جادو سیکھنے کی شدید لہر اٹھی

.میرا جواب نفی میں تھا

.میرا جواب سن کر "شُق "نے کہا کہ یہ سب وومرا کا کیا دھرا تھا

.تمھارے بابا کی موت کے بعد وومرا پاگل ہو گئی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسنے مجھ پر کئی حملے کیے پر اب وہ مجھے جادو سے کچھ نہیں کر سکتی تھی

.سب کوششیں ناکام ہوئیں

.اسنے جب اپنا جادوئی وار خالی ہوتے دیکھا

.تو اسنے شہر کے چند غنڈوں کو مجھے مارنے کے لیے بھیجا

.وہ جادو کی وجہ سے میرے گھر کے اندر تو داخل نہیں ہو سکے پر انھوں نے باہر پوزیشنیں بنالیں تھیں

.میں ایک دن باہر نکلا تو میری گاڑی پر فائرنگ ہونے لگی

.میری زندگی ابھی باقی تھی بچ گیا

.تب میں نے شہر کے چند نامور غنڈوں کو منہ مانگی رقم دے کر انھیں اپنی حفاظت کے لیے رکھ لیا

.آج تم نے نوٹ کیا ہو گا انکے چہرے کافی سوگوار ہیں

.وہ اسی لیے ہیں کہ انھیں بتادیا گیا ہے کہ آج میں نے مر جانا ہے

.خیر وو مرا نے جب اپنے تمام وار خالی جاتے دیکھے

.تو اسے تمھاری یاد آئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.وہ تمھیں چارہ بنا کر مجھے پھنسانا چاہتی تھی

.لیکن اسے پتا نہیں تھا کہ میرا ایک آنکھ ہمیشہ تمھارے اوپر رہتی ہے

.جب مجھے پتا چلا کہ تم جادو سیکھنے نکل پڑے ہو

.تو مجھے پتا چل گیا

.کہ یہ سب ووMرا کا کیا دھرا ہے

.وہ تمھیں میری طرف بھیجنا چاہتی تھی

.پر میں تمھیں دوسری جگہ پہنچا دیتا

.ایک دن میں کچھ دیر مصروف رہا جب تمھاری خبر لی تو پتا چلا کہ تم میرے اڈے کے سامنے موجود ہو

.اب اگر میں تمھیں واپس بھیجتا تو اسے لازمی شک پڑ جاتا

.اس لیے میں نے تمھیں بلا لیا

.اور کچھ دن جادو سے تمھارا دماغ لاک کر دیا

.اور پھر تمھیں بھگا دیا کہ اب وومرا تمھیں تنگ نہیں کر سکے گی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.پر وہ کسی بھی طرح پیچھے نہیں ہٹنا چاہتی تھی

.اسنے دوبارہ تمھیں بھیجا میں تمھیں واپس بھیج دیتا پر اسی دوران مجھے اپنی موت کا پتا چلا

.اور پھر میں نے تمھیں اندر بلوایا

.میری عمر کم رہ گئی ہے اس لیے مجھے اب سب بتانا تھا

.اب سفید جادو کی امانت تمھیں سونپنی ہے

لیکن مجھے جادو کے لیے اکسانے کا سبب کیا تھا؟

.یہی کہ وہ میری زندگی میں میرے اوپر قابو تو نہیں پاسکتی تھی

.پر وہ سوچتی ہے کہ وہ شاید تم پر قابو پالے گی

.مگر مجھے امید ہے وہ ضرور تمھارے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے گی

.پھر اسے کھانسی کا دورہ پڑا تو "شُق" بڑی مشکل سے سنبھلا

.وہ کچھ دیر چپ رہا اور یکایک میرے اوپر پھونک ماردی

.مجھے ایسے لگا جیسے میرے اندر برف داخل ہو گئی ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.پھر اسنے ایک تعویذ نکالا اور مجھے بازو پر باندھنے کا کہا

.میں نے وہ بازو پر باندھا

.تو اسنے کہا کہ اب سارا سفید جادو میں نے تمھارے اندر بھیج دیا ہے

.لیکن وہ ابھی تک کسی کام کا نہیں ہے

.جب تک تم مجھے مارو گے نہیں

.اب میں تمھارے بابا کا دیا ہوا تعویذ اتار رہا ہوں

.جیسے ہی وہ تعویز اتاروں تم نے مجھے مار دینا ہے اور تعویذ اپنے گلے ڈال لینا ہے

.کیونکہ تعویذ اتارتے ہی وومرا کو پتا چل جائے گا

.چلو اب مارو مجھے

.میں نے نفی میں سر ہلا دیا

.شُق "نے غصے سے بولا مارو اور اپنا تعویذ اتار کر میری جھولی میں پھینک دیا"

.میں نے کہا نہیں میں نہیں ماروں گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شُق "کی نظروں میں التجا ابھر آئی وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ، "

اسی دوران ماہ نور عرف لیلی عرف وومرا کاکڑ کتا ہوا قہقہہ سنائی دیا۔

آفتاب مجھے مار دو،

.میں خاموشی انکے چہرے پر لکھی التجا کو سننے سے انکار کر رہا تھا

پھر "شُق" چلا کر بولا

"آفتاب تمھیں تمہارے بابا کا واسطہ مجھے مار دو"

مجھے جیسے ایک جھٹکا سا لگا،

.میں نے خود کار انداز میں خنجر نکالا اور سیدھا اسکے دل کے مقام پر گھونپ دیا

.اسکے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اسکے ہونٹوں پر ہنسی پھیل گئی

.پھر اچانک ہی اسکی آنکھیں بند ہو گئیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی دوران اسکے ناک سے سفید دھواں نہایت تیزی سے نکل کر میری طرف بڑھنے لگا میں نے فوراً اپنا سر دوسری طرف گھما کر اٹھنا چاہا پر وہ دھواں سیدھا میری ناک میں گھس گیا.

لیکن حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس دھویں میں حبس کی بجائے ایک خوشگوار بو رچی ہوئی تھی.

وہ دھواں میرے اندر چلا گیا پر مجھے نہ کھانسنا پڑا نہ ہی دم گھٹ رہا تھا.

اس سارے عمل میں شاید پانچ سیکنڈ لگے ہونگے.

مجھے اپنے اندر خوشگوار تبدیلیاں محسوس ہونے لگیں.

ایسے لگنے لگا کہ میرے اندر طاقت سے بھر گیا ہے.

میری جلد پر اور چہرے پر موجود چھوٹے موٹے زخموں کے نشان مٹ گئے.

اسی دوران میری توجہ اپنے بابا کا "شُق" کو دیے ہوئے تعویز پر پڑی اور میں نے اپنا ہاتھ اسے اٹھانے کے لیے آگے بڑھایا.

پر مجھے ایک جھٹکا لگا اور تعویز میرے ہاتھوں سے گرنے ہی لگا تھا کہ میری انگلیوں نے اسے تھام لیا.

اسی دوران میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا چکا تھا.

اور میں اپنے چہرے پر ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے محسوس کر رہا تھا.

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں نے آنکھیں کھولنا چاہیں پر نہ کھول سکا

.کچھ ہی دیر میں مجھے بے دردی سے ننگے فرش پر پٹخ دیا گیا

.پورے جسم سے ٹیسیں نکلنے لگی تھیں

.ہر طرف تاریکی کا راج تھا

میں نے اپنے چہرے کو ٹٹولنے کے لیے ہاتھ اوپر بڑھانا چاہا تو پتا چلا کہ "شُق" کا دیا ہوا تعویذ ابھی تک

.میری انگلیوں میں موجود ہے

.میں نے جلدی سے اسے گلے میں ڈال لیا

.اسی لمحے وہ اندھیری جگہ روشن ہونے لگی

.اب میں نے دیوار سے ٹیک لگالی اور ارد گرد دیکھنے لگا

.یہ ایک بند کوٹھڑی تھی

.جسکی چاروں دیواریں بالکل سپاٹ تھیں

.نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی کسی دروازے کے آثار دکھائی دے رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک ایک طرف کی دیوار دوسری طرف کھسکنے لگی.

میں چوکنا ہو کر بیٹھ گیا.

اب اس میں اتنی جگی بن چکی تھی کہ ایک انسان آسانی سے باہر نکل سکتا تھا.

میں وہاں سے باہر نکلنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ میرے ارمانوں پر اس وقت پانی پھر گیا،

جب میں نے اس دیوار کے کھسکنے کی وجہ سے بننے والی خالی جگہ پر "کُر" کر موجود پایا.

میں نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی اور پھر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا.

وہ اندر داخل ہوا پر پیچھے دیوار ویسے ہی کھسکی رہی.

میں نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا وہ مسکرا رہا تھا.

کیسے ہو منے؟

میں خاموشی سے اس دیوار کو دیکھتا رہا،

باہر گھپ اندھیرا تھا.

میرا دل کر رہا تھا کہ "کُر" کو ایک دھکا دوں اور باہر چھلانگ لگا دوں.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.پر اسنے جیسے میری سوچیں میرے چہرے سے ہی بھانپ لیں تھیں

وہ فوراً چوکنا ہو گیا اور بولا،

نا منے نا، یہاں سے بھاگنے کا سوچنا بھی مت،

.یہ کمرہ ایک جال کی طرح ہے

.یہاں سے باہر نکلو گے کسی اور جال میں پھنسو گے

.اور آگے پھر کئی جال ہیں

.جن کی گرفت سے باہر تمھیں موت ہی لائے گی

کیا چاہتے ہو تم؟

.منے تجھ ایک کام بتایا تھا

میرا نام آفتاب ہے

.میں نے رعب دار انداز میں کہا

.اچھا تو چوزے کے پر نکل آئے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.ہاں تو سر آفتاب صاحب ہم نے آپکے ذمے ایک کام لگایا تھا

.آپ ٹھہرے بڑے آدمی لگتا ہے اپ نے وہ کام ادھورا چھوڑ دیا ہے

.اب ہم غریبوں نے آگے میڈم کو جواب دینا ہے

.پر مجھے آپکا جواب چاہیے

کونسا کام؟

.میں نے جھنجھلا کر پوچھا

.اچھا تو جناب اتنے بڑے آدمی بن چکے ہیں کہ انھیں میڈم کا بتایا ہوا کام بھی یاد نہیں ہے

کونسا کام؟

.مجھے غصہ آنے لگا اور میں کھڑا ہو گیا

وہ بے تاثر انداز میں ٹھہرا رہا اور پھر بولا،

.آپ نے کیونکہ کام نہیں کیا تو اب آپ اپنے لیے کوئی اچھی سی سزا ڈھونڈ لیں

.ہم نے کوئی سزا ڈھونڈی تو شاید آپکی شان میں گستاخی ہو جائے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اور آپ کے طول بلد میں ایک اور خط استوا کھینچ دیا جائے

بس اب آپ منظوری دے دیں حضور،

کس چیز کی منظوری؟

.اسنے فوراً ایک گھونسہ میرے منہ پر جڑ دیا

.میرے منہ میں خون کا نمکین ذائقہ گھل گیا

.اسکے ایک مکے نے ہی میرے چہرے کے طول بلد میں کافی اضافہ کر دیا تھا

مجھے غصہ آ گیا میں نے جوابی وار کرنے کے لیے آگے بڑھنا ہی چاہا کہ اسنے بالکل دھوبی پاٹ کے انداز میں

.مجھے جکڑا اور پھر ایک طرف اچھال دیا

.اسکے بعد وہ مجھ پر پل پڑا

.میں نے اپنا سر اور چہرہ بچانے کے لیے اپنا منہ اپنے بازوؤں میں چھپا لیا

.وہ جنونی انداز میں میری لاتوں اور ہاتھوں سے مرمت کرتا رہا

.وہ رک گیا اور میں بے سدھ ہو کر لیٹ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اسنے فوراً میرے منہ پر ایک ٹانگ جمائی

میں نے اپنے چہرے کے جغرافیے میں کافی تبدیلی محسوس کی،

.اور اسکے ساتھ ہی خون نے طغیانی پکڑی اور میرے منہ کی غار سے چشمے کی صورت بہنے لگا

.اسی دوران "کُر" میرے سینے پر ٹانگ جما کر بیٹھ گیا

.اور ایک خنجر نکال لیا

آپ نے کبھی مار کھائی ہے؟

.آفتاب نے اپنی کہانی سناتے سناتے میرے اوپر اچانک سے ایک خوفناک سوال کا حملہ کر دیا

ہاہا یہ کیسا سوال ہے؟

لو جی ہمیشہ میں ہی بولتا رہتا ہوں

.آپ چپ کر کے سنتے رہتے ہیں

.آج آپ اپنی کہانی سنائیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.آفتاب میری کوئی کہانی نہیں ہے

.آپکو پتا ہے جس دن آپ مجھ سے گھبرائے ہوئے تھے

.تب میں نے آپکے دماغ میں جھانک لیا تھا

.اور آپکی یادوں میں ایک لڑکی شہناز جس کے ساتھ آپ ایک بینچ پر بیٹھے کچھ لکھ رہے ہیں

وہ بتائیں کون ہے؟

................وہ..........وہ تو

وہ کیا؟

.وہ تو ایک عام سی لڑکی تھی میں نے بس اسکو فارم فل کر کے دیا تھا

ہاہا عامر صاحب آپ یہ جھوٹ کسی اور کو سنائیں،

.میں آپکے من کا اندر پڑھ لیتا ہوں

آپ سناتے ہیں یا میں جھانکوں دوبارہ آپ کے دماغ میں؟

ارے نہیں نہیں،

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کوئی کہانی نہیں ہے.

عامر صاحب آپ اپنی کہانی سنائیں یا پھر میں چلا،

آفتاب اٹھ کر جانے لگا.

میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اسے آواز دی،

وہ خوشی سے واپس آگیا.

جی سنائیں کہانی،

نہیں ابھی نہیں.

کیا مطلب ابھی نہیں؟

مطلب ابھی آپ اپنی کہانی سنائیں اسکے بعد میری کہانی سن لیجیے گا.

نہیں ایسے کام نہیں چلے گا

یوں ہو سکتا ہے کہ کچھ آپ اپنی کہانی سنائیں اور کچھ میں سناؤں گا.

اچھا ٹھیک ہے میں اپنی کہانی کل سناؤں گا ابھی آپ اپنی کہانی آگے بڑھائیں.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھامیرا سوال تو وہی ہے کہ آپ نے کبھی مار کھائی ہے؟

کونسی مار عشق کی یاڈنڈے کی؟

.ہاہافی الحال تو ڈنڈے کی مار کی بات کر رہا ہوں

.ہاں کافی کھائی ہے

کبھی پاپا سے تو کبھی استادوں سے،

.ارے نہیں ایسی مار جس کا مقصد صرف دشمنی ہو جو موت کو آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دے

.اور موت منصف بن کر آپکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپکو اپنا قیدی بنانے کا فیصلہ سنا رہی ہو

نہیں ایسی مار تو نہیں کھائی پر ایک ایسا حادثہ ضرور ہوا تھا جب موت نے مجھے اپنی باہوں میں قید کر ہی لیا تھا پر

.زندگی کی تلوار نے موت کے بازو کاٹ کر مجھے زندہ بچالیا

.اور یوں ایک حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا

صحیح پر یہ اچانک موت ہوئی،

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں ایسی موت کی بات کر رہا ہوں جو انسان کو بے بس بنا دے

ایسی موت جس سے لڑ کر زندگی کی جنگ نہ جیتی جا سکے ایسی موت جو انسان کو لڑنے کی بجائے بھاگنے پر مجبور
.کر دے

.غرض ایسی موت جس میں انسان بے بس ہو چکا ہو

.ایسا لمحہ جب موت سامنے ہو تب ساری زندگی کا فلسفہ سمجھ میں آ جاتا ہے

.جب انسان کو اپنی اصل اوقات کا پتا چلتا ہے

.جب موت رینگ کر انسان کے سامنے پہنچ جاتی ہے

.تب انسانی زندگی ایک پلیٹ میں پڑے ہوئے بے بس سیب کی طرح ہو جاتی ہے

.جو اپنی حفاظت کے لیے ہاتھ بھی بلند نہیں کر پاتا

.وہ بے بسی کی عجیب ترین کیفیت ہوتی ہے

جب انسان اس بے بسی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے

غرض یہ کہ وہ موت کو بھی گلے لگانے کو تیار ہو جاتا ہے۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.میں آفتاب کی طرف گھور گھور کر دیکھتا رہا

.وہ رکے بغیر بول رہا تھا

کُر "نے میری آنکھوں کے سامنے خنجر لہرایا اور مجھ سے پوچھنے لگا بتا، "

سزا موت کی کو یا بد تر؟

.شاید میں بھی اس بے بسی کی کیفیت میں تھا

.میں نے بلا سوچے سمجھے اس کے منہ پر تھوک دیا

.وہ آگ بگولہ ہو گیا

.مجھے چھوڑ کر اسنے خنجر ایک طرف پھینکا اور مجھ پر ٹوٹ پڑا

پھر اسنے مجھے اتنا مارا کہ شاید میری دو تین پسلیاں ٹوٹ چکی تھیں کیونکہ میرے منہ سے کھانسی کے ساتھ

.خون بھی آنے لگا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

.اچانک وہ رک گیا اور میرے ارد گرد تیزی سے چکر کاٹنے لگا

پھر وہ اچانک غرا کر بولا

.آج اگر تجھے مار دیا تو یہ کوئی سزا نہیں ہو گی

.میں تمھیں تڑپا تڑپا کر مارونگا

.آج تم زندگی کے لیے ترس رہے ہو کل تم موت کی بھیک مانگو گے

.تم موت کے لیے تڑپو گے چلاؤ گے بلبلاؤ گے لیکن میں تمھیں قسطوں میں مارونگا

.اور آج پہلی قسط کا افتتاح کرونگا

.آج تمھارے ہاتھوں کی انگلیاں کاٹوں گا

.میں ہل نہیں پا رہا تھا

.پر مجھے ایک جھر جھری سی آگئ

.اور میں کانپ کر رہ گیا

.شاید مجھے پہلے ہی مر جانا چاہیے تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے اسکا اعلان سن کر اپنے ہاتھوں کو اپنے جسم کے نیچے چھپانے کی کوشش کی مگر ان میں کوئی حرکت نہیں ہوئی.

وہ خنجر اٹھا کر آگے بڑھا.

اسکی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے.

اسنے خنجر کو پکڑا اور ایک ہاتھ سے میری انگلیوں کو پکڑا.

اور اپنا خنجر والا ہاتھ فضا میں بلند کر لیا.

میں نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لی تھیں.

اسی وقت دروازے سے ایک لڑکی آواز سنائی دی کہ

نِک "رک جاؤ".

تمھیں میڈم بلا رہی ہیں.

کُر "پھنکار کر بولا تم کیوں یہاں آئی ہے".

مجھے بھی میڈم بے بھیجا ہے.

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کُر "نے ناچاہتے ہوئے بھی میرا ہاتھ چھوڑا،"

.اور اسکی قدموں کی چاپ بتانے لگی کہ وہ دور جارہا ہے

.میں نے ابھی تک آنکھیں نہیں کھولی تھیں

پھر مجھے اپنے قریب ہی قدموں کی چاپ سنائی دی،

....میں نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں اور میرے اوپر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔

وہ لیلی تھی

ہاں وہی لیلی جس کی پینٹنگ لگی ہوئی تھی

ہاں ویسا ہی باریک لباس تھا

ویسے ہی چمکتی ہوئی پیشانی تھی

ایسے لگتا تھا وہ پینٹنگ سے ایک بار پھر باہر آگئی ہے

ایک لمحے کے لیے میں مدہوش ہو گیا تھا

اپنے سارے زخم اور درد مجھے یاد نہیں رہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن اسی وقت مجھے اپنے بابا یاد آ گئے اور پھر نفرت کی ایک لہر میرے سینے میں سرایت کر گئی تھی

میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں

اسکے منہ سے ایک لمبی ہوں نکلی

میں سمجھ نہیں سکا تھا وہ کس طرز کی تھی

آیا طنزیہ یا افسوس بھری،

اسی دوران میں نے اس کے قدموں کی دور جانے کی آواز سنی

کچھ دیر بعد میں نے دوبارہ آنکھیں کھولیں تو وہاں کوئی نہیں تھا

لیکن اس بار کمرے میں اندھیرا نہیں تھا

لیکن کمرہ پہلے کی طرح بند تھا

میں نے کھڑا ہونے کی کوشش کی

کافی تکلیف کے بعد کھڑا ہو گیا تھا

لیکن اسی وقت میرے بازو سے بندھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شُق "کا دیا ہوا تعویز گر پڑا "

میں نے اسے اٹھانے کے لیے جھکا تو پھر مجھ سے اٹھانا گیا اور وہیں بیٹھ گیا

تعویز کو ڈھانپنے والا چمڑا ٹوٹ چکا تھا

میں نے سوچا کہ اسکو کھول کر دیکھتا ہوں

اس میں کیا لکھا ہے

کھولنے لگا تو لوگوں کی بتائی باتیں یاد آنے لگیں

کہ کسی تعویز کو نہیں کھولنا چاہیے

ورنہ اسکا اثر کھولنے والا پر الٹا ہوتا ہے

ایک لمحے کو میں جھجکا لیکن پھر دوسرے ہی لمحے اس تعویز کو کھول چکا تھا

اور اسکا متن پڑھتے ہی شدت جذبات سے اپنی تکلیفوں کو بھول کر کھڑا ہو گیا تھا

وہ کوئی تعویز نہیں بلکہ ایک خط تھا

میرے بابا کا خط وہ بھی میرے نام لکھا ہوا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے دو تین بار اسے آنکھوں سے لگایا اور چوما اور پڑھنا شروع کر دیا

"

آفتاب!

جب تم یہ خط پڑھ رہے ہو گے

میرے ساتھ ساتھ "شُق" کی بھی موت واقع ہو چکی ہو گی

اور تمہیں اس جادو نگری میں زبردستی گھسیٹا جا چکا ہو گا

اس جادوئی دنیا میں زندہ رہنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے

یہاں کمزور یا تو کچلا جاتا ہے یا غلام بنا لیا جاتا ہے

لیکن تم کمزور نہیں ہو آفتاب تم بالکل بھی کمزور نہیں ہو.

تمہارے پاس دنیا کی سب سے بڑی غیر مرائی طاقتیں ہیں

تم اب سفید جادو کے مالک ہو

جو دنیا میں شاید ہی تمہارے علاوہ کسی کے پاس ہو گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب تمہارا پہلا قدم وومرا کا خاتمہ ہونا چاہیے

ورنہ وہ تمہیں جینے نہیں دے گی

اب تم سوچ رہے ہو گے کہ تم کیسے اسے ختم کر سکتے ہو

تو سنو اسے ختم کرنے کے لیے تمہیں مزید طاقت چاہیے ہو گی

لیکن ابھی موجودہ وقت میں تم سفید جادو سے چند کام سرانجام دے سکتے ہو

"یہ منتر یاد کر لو

نیچے ایک عجیب قسم کا منتر تھا کوئی زیادہ بڑا نہیں تھا بلکہ تھوڑا سا تھا

اسکی ترتیب دی ہوئی تھی

ایک بار پڑھنے سے

ہاتھ جھٹکیں تو آگ کے گولے نکلنے لگیں گے

دو بار پڑھنے سے

ہوا میں اڑنے لگو گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور کہیں بھی پہنچ سکو گے

. تین بار پڑھنے سے غائب ہیں جاؤ گے

.اور کسی کو نظر نہیں آؤ گے

.چار بار پڑھو گے تو تم ایک فولادی شخص بن جاؤ گے

.میں نے اپنی جسمانی حالت کے پیش نظر چار بار پڑھ کر اپنے اوپر پھونک دیا

.اور اب اپنے آپ میں واضح تبدیلیاں محسوس کر رہا تھا

ایسا لگ رہا تھا میرا جسم کسی ٹھوس چیز کا بنا ہوا ہے

."کُر" کی لگائی ہوئی چھینٹے کے زخم ختم ہو چکے تھے

.اپنے اندر بہت زیادہ طاقت محسوس کر رہا تھا

ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی بھی انسان کو چیونٹی کی طرح مسل سکتا ہوں

خیر خوشی خوشی خط کو آگے پڑھنا شروع کر دیا

"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ سفید جادو کے چند کرشمے ہیں

انکے باقی فائدے تمھیں وقت کے ساتھ ساتھ پتا چل جائیں گے

اور ان فائدوں کو استعمال کرنے کے لیے تمہارے پاس کالا جادو ہونا ضروری ہے

اس کے لیے تمہیں گاؤں جانا ہو گا

وہاں میرے کمرے کے اندر ایک تہ خانہ ہے

تم نے وہاں جانا ہے وہاں ایک سکہ پڑا ہو گا

تمہیں وہ سکہ نگلنا پڑے گا

لیکن اس کی طاقتیں اس وقت تک کام نہیں کریں گی جب تک تم ایک چلہ نا کاٹ لو

"

اسی وقت فضا میں ایک جگہ دھواں ابھرنے لگا

میں نے فوراً سے پیشتر خط کو چھپا لیا

اس دھویں نے وومرا کی شکل اختیار کر لی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر مجھے وومرا کی آواز سنائی دینے لگی

حیرت انگیز طور پر وہ ایسے لگ رہی تھی جیسے ہوا میں کوئی ٹیلی ویژن چل گیا ہو

وومرا نے بولنا شروع کر دیا

آفتاب اب تک تمہیں اپنی حیثیت کا پتا چل چکا ہو گا "

کُر "کی لگائی گئی مار بھی غیر ضروری تھی لیکن وہ تمہیں تمہاری اوقات یاد دلانے کے لیے تھی"

میری تم سے کوئی ذاتی لڑائی نہیں ہے

میری دشمنی ان سے ہے جو میرے اور سفید جادو کے درمیان دیوار بنتے ہیں

شُق "نے تمہیں جو جادو دیا ہے وہ تم میرے حوالے کر دو"

" میں تمہیں آزاد کر دو نگی

میں نے بڑے سکون سے اسکی ہر بات سنی

سوچا کہ تحمل سے جواب دو نگا

لیکن لہجے میں دشمنی کی تلخی گھل چکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم نے میرے بابا کو میری ماں کو اور شُق کو مارا ہے اور تم سمجھتی ہو میں اسے بھول جاؤنگا، '

نہیں کبھی بھی نہیں

میں تمہارا جینا حرام کر دونگا

' میں تمہارا سکون چھین لونگا

آفتاب تم فی الحال جذباتی ہو کر سوچ رہے ہو "

تھوڑا ٹھنڈے دل سے سوچو، اپنی موجودہ پوزیشن دیکھو

تمہارے پاس سفید جادو تو ہے پر تمھیں کچھ بھی نہیں پتا کہ اسے استعمال کیسے کرتے ہیں

یہاں پر قید رہے تو تمہاری ہڈیاں تک سڑ جائیں گی

یہاں مرنے کے بعد بھی تم قید رہو گے

تمہاری روح پر قبضہ کر کے اسے قیدی بنالیا جائے گا

تم آزادی کو ترسو گے

" ایک بار پھر سوچ لو

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تھوکتا ہوں تمہاری پیش کش پر، '

دفع ہو جاؤ میری نظروں سے دور ہو جاؤ

' تمہارے حوالے سفید جادو کرنے سے بہتر ہے میں اسے ضائع کر دوں

" افسوس "

اسنے ایک لمبی ہوں بھری،

تم نادان ہو ابھی جذبات میں ہو "

تمہیں تین دن کی مہلت دی جاتی ہے

اسکے بعد تمہاری روح بھی ہماری قید کے عذاب سے پناہ مانگے گی

" ہاں اگر تم تین دنوں میں اپنا فیصلہ بدل لیتے ہو تو تمہیں جہاں تمہارا دل چاہے گا پہنچا دیا جائے گا

اسکے ساتھ ہی وہ ہلکا پھلکا دھواں غائب ہو گیا

ایک لمحے کو میرے دل میں خیال آیا کہ سب کچھ انکے حوالے کر کے اپنی نارمل زندگی جینا شروع کر دوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن اگلی سچائی کافی خطرناک تھی

جو بھی سفید جادو کسی کے حوالے کرتا ہے،

وہ اس وقت تک کار آمد نہیں ہوتا جب تک دینے والے کو لینے والا اپنے ہاتھوں سے نا قتل کر دے.

حرافہ!

میرے دل کی گہرائیوں سے سے نکلی اس گالی نے میرے منہ تک آتے دم توڑ دیا کیونکہ اسی وقت دیوار ایک طرف کھسکنے لگی تھی

سامنے دوبارہ وہی موجود تھی

لیکن اس بار کپڑے تبدیل تھے

' کیوں! تین دن کی مہلت ابھی سے ختم ہو گئی؟ '

تم تین دن کو رو رہے ہو یہاں سالوں کی مہلت لمحوں میں ختم ہو جاتی ہے

یہ جادو نگری ہے

تمہاری معمولی دنیا نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی دوران اسنے ایک لپٹے ہوئے کاغذ کو میری طرف اچھال دیا

میں نے حیرت سے وہ کاغذ کھولا

وہاں چند سطریں تحریر تھیں۔۔۔

میں لیلی نہیں ہوں

میرا نام ماہ نور ہے

میں وہی ہوں جس سے تمہاری پہلے دن ملاقات ہوئی تھی

میں تمہاری خیر خواہ ہوں

جیسے تم یہاں قید ہو ویسے میں بھی یہاں قید ہوں

بس میں نے انکی غلامی قبول کرلی ہے اس لیے مجھے کچھ آزادیاں حاصل ہیں

یہاں ہونے والی تمام باتیں یہ جادوئی کمرہ سن رہا ہے

اس لیے اپنی کسی بات سے ظاہر نا ہونے دینا کہ میں نے تم سے کوئی خفیہ رابطہ کیا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"

خیر یہ شاید کوئی نیا ڈرامہ تھا

سوچا اگر یہ لوگ ڈرامہ کر رہے ہیں

تو مجھے کیا فرق پڑتا ہے

میں بھی انکے ڈرامے کا حصہ بن جاتا ہوں

شاید اس طرح کوئی اور راستہ نکل آئے

' یعنی اب میں اپنی دردناک موت کو قریب سمجھوں '

اسی دوران میں نے قلم کا اشارہ کر دیا تھا

اس نے قلم پھینکتے ہوئے کہا

"

تمہاری موت تو تمہاری پیدائش سے تمہارے قریب ہے

یہ تو میڈم کی مہربانی ہے کہ تم ابھی تک زندہ ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"

میں نے اس سے پوچھا کہ تم میرے لیے کیا کر سکتی ہو

اسی دوران ہماری دھمکیاں چلتی رہیں

اور میں اسے دکھاتا رہا کہ میں مرعوب ہو رہا ہوں

اسکے مطابق وہ یہاں سے نکلنے کا راستہ جانتی تھی

لیلی یہاں نہیں تھی

یہاں صرف "نِک" تھا

یہ "نِک" کون ہے؟

اسنے مجھے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اسے میری ذہنی صحت پر شک ہونے لگا ہو

ابھی جس سے تم بڑے مزے سے مار کھا رہے تھے

وہ "نِک" ہے

لیکن اسکا نام تو "کُر" ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوہو "کر" تو پہلے درجے کے جادو گر کو کہتے ہیں

وہ تیسرے درجے کا ہے اس لیے اسے "نِک" کہتے ہیں

میں سوچ رہا تھا کہ عجیب گھن چکر ہے

خیر وہ آگے بتاتی رہی تھی کہ

نِک "نے کل صبح کہیں چلے جانا تھا تو یہ جادوئی دنیا کافی حد تک ویران ہو جاتی "

اور وہ یہاں اس لیے قید تھی کیونکہ وہ لیلی کی ہم شکل تھی

لیلی اسے اپنی جوانی کی نشانی سمجھ کے قید کیے ہوئے تھی

وہ باہر جا سکتی تھی لیکن وومرا سے ڈرتی تھی

کیونکہ وہ اسے کہیں سے بھی ڈھونڈ لیتی اور پھر اس پر جادوئی پانی پھیر دیا جاتا

جادوئی پانی ایک طرح کا تیزاب تھا

جو لاشوں کو حنوط کر دیتا تھا اور روحوں کو آزاد کر کے اسے جادوئی پانی ڈالنے والے کے قبضے میں دے دیتا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر کیونکہ روح زمان ومکاں کی قید سے آزاد ہوتی ہے اس لیے وہ پھر اپنی ساری زندگی اس سے کام لیتے رہتے

وہ جسم ساری زندگی جلتا تڑپتا رہتا

اسے آتما شانتی نصیب نہیں ہوتی

اب وہ بتا رہی تھی کہ میرے سفید جادو کی وجہ سے اس جادو نگری میں ہلچل پائی جا رہی ہے

جادوئی دنیا کے بڑوں نے لیلہ کو دس دن کی مہلت دی ہے

اسکے بعد وہ مجھ پر جادوئی پانی پھیر دیتے

اور میری روح کو قبضے میں لے کر اس سے کام لیتے رہتے

کیونکہ میرے پاس سفید جادو تھا تو میری روح بھی سب سے زیادہ طاقتور ہوتی

جبکہ لیلہ چاہتی تھی کہ وہ کسی طرح مجھ سے سفید جادو وصول کر لے

اس لیے وہ آج دوپہر سے کہیں چلی گئی تھی

اسنے کہیں جا کر تین دن کا چلہ کاٹنا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس چلہ میں وہ اپنے پانچویں درجے کے کسی استاد جادوگر کی روح کو بلاتی

وہ اسے بتاتا کہ کس طرح وہ میری مرضی کے بغیر مجھ سے سفید جادو حاصل کر سکتی ہے

اب ماہ نور چاہتی تھی کہ وہ یہاں سے آزاد ہونا چاہتی ہے

لیکن وہ چاہتی ہے کہ آزادی کے بعد میں اس کے لیے اور اسکے گھر والوں کے لیے ایسے تعویذ بنا کر دوں

جیسے میں نے پہنے ہوئے ہیں

تاکہ میں لیلہ اور اسکے چیلوں کے حملے سے محفوظ رہ سکوں

میں نے اس سے چند لمحے سوچنے کی مہلت مانگی

اسنے بتایا کہ وہ اب جا رہی ہے

اب کھانے پر ملاقات ہو گی

وہ اپنی اونچی ہیلز سے کھٹ کھٹ کرتی چلی گئی

اور اسکے باہر قدم رکھتے ہی دیواریں واپس سپاٹ ہو گئیں

کھانے کے وقت کا انتظار کرتے کرتے میرے پاس اتنا وقت تھا کہ میں اس منتر کو حفظ کر لیتا اور باقی خط مکمل پڑھ لیتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے خط نکال کر پہلے منتر کو یاد کر لیا

اسکے بعد خط کو آگے پڑھنا شروع کر دیا

"

وہ چلہ کافی خطرناک ہو گا

اسکی ساری معلومات اس تہ خانے میں رکھی کالے جادو کی کتاب میں درج ہو نگی

اسکے ساتھ ہی وہ کتاب بہت اہم ہے اس میں بہت سارے اور جادو بھی دیے گئے ہیں

بیٹا میں تمہیں حق اور باطل کی جنگ میں نہیں پھینکنا چاہتا

ہمارا اور اس جادوئی دنیا کا کوئی مقابلہ نہیں ہے

اگر ہے تو اتنا کہ ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں

اور وہ ہم سے یہ حق چھیننا چاہتے ہیں

لیکن یاد رکھو تم نے اپنے حق کے لیے لڑنا ہے

یہ حق تم سے کوئی نہیں چھین سکتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر کوئی چھیننے کی کوشش کرے تو تم نے اس سے لڑنا ہے

یہی تمہارا حق ہے

اس دنیا میں طاقت کے ساتھ عقل بھی زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے

ہرن کی ٹانگوں میں بہت طاقت ہوتی ہے

اگر وہ بھاگتے وقت عقل کا دامن نا چھوڑے تو شیر بھوکا مر جائے

لیکن شیر عقل کا دامن تھام لیتا ہے اسے بھگاتا ہے اسے تھکاتا ہے

پھر اسے پکڑ لیتا ہے

تم نے شیر بننا ہے

جو طاقت میں کم تر ہو کر بھی ہاتھی کو پچھاڑ دیتا ہے

اور آخر میں بیٹا میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں

میرے کالا جادو سیکھنے کی خواہش نے تمہاری ماں کہ جان لے لی

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"

کافی دیر تک میں روتا رہا

پھر اس خط کو دو تین بار چوما اور اسے جیب میں اڑس لیا

اس دوران پر سکون ہو گیا پھر

کچھ دیر غصے سے کھولتا رہا کہ اس جادوئی دنیا نے مجھے کیا دیا

چند طاقتیں اور بدلے میں اپنا پورا خاندان گنوا بیٹھا

اسی دوران دیوار ہلکی گڑ گڑاہٹ کے ساتھ کھسک گئی

اور دیوار کی دوسری طرف خلاف توقع ماہ نور کی بجائے مجھے

کُر "یعنی "نِک" نظر آیا"

میں فوراً اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا

اس وقت مجھے اسکا چہرہ زہر لگ رہا تھا

مجھے اپنے بابا کا خط بار بار یاد آ رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ میں آخری مارا ابھی تک نہیں بھولا تھا

اب میں کوئی کمزور شخص نہیں تھا

بلکہ دنیا کے سب سے خطرناک جادو،

سفید جادو کا مالک تھا

وہ مجھے حیرت سے دیکھ رہا تھا

کیونکہ وہ جب مجھے چھوڑ کر گیا تھا

تب میں خون میں لت پت تھا

اب بالکل تندرست بلا خوف و خطر اسکے سامنے کھڑا تھا

اسنے ایک نگاہ غلط مجھ پر ڈالی اور اچانک دوڑ لگا دی

میں اسی جگہ رکا رہا نا کوئی ڈر نا خوف نا ہی جان بچانے کی کوئی آرزو

اسنے مجھ سے تھوڑا دور پہنچ کر الٹی قلابازی کھائی

اور اسکے دونوں پاؤں میرے سینے سے جا ٹکرائے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ہلکا سا جھٹکا لگا اور میں ایک دو قدم اپنی جگہ سے پیچھے چلا گیا

جبکہ وہ چلاتا ہوا نیچے گر پڑا

کچھ دیر میں اسکے اگلے وار کا انتظار کرتا رہا

پر وہ کچھ دیر یونہی پڑا رہا پھر اٹھ کر دیوار کے پاس چلا گیا

اس دوران دروازہ کھلا ہوا تھا پر میرا فرار ہونے کو دل نہیں کر رہا تھا

میں خاموشی سے اسے گھورتا رہا

اسکی آنکھوں میں اب غصے کے ساتھ ساتھ پریشانی بھی جھلک رہی تھی

اسنے وہیں کھڑے کھڑے اپنے ہاتھ ہلائے

اور کافی سارے پتھر میری طرف سفر کرنے لگے

میں نے ڈر کے مارے اپنے بازو چہرے کے اوپر کر لیے

کچھ دیر تک کچھ نا ہوا تو ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں

میرے جسم سے تھوڑا دور سارے پتھر بکھرے پڑے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے ذہن میں میرے بابا کا تعویذ یاد آیا

میرا دل اور چوڑا ہو گیا

اسنے جُھلا کر دوبارہ وار کیا

اس بار میں نے ایک بار منتر پڑھ کر پھونک دیا اور ایک آگ کا گولہ میرے ہاتھ کے اوپر چمکنے لگا

میں نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو وہ سیدھا اسکی طرف بڑھنے لگا

اور اسکی طرف سے آنے والے تمام پتھروں کو نگل گیا اور اب وہ "نِک" کی طرف بڑھ رہا تھا

اسنے ایک دو منتر پڑھ کر پھونکے تو اسکے ہاتھوں سے پانی کے گولے نکلے.

لیکن وہ گولے آگ والے گولے کی حدت کم نا کر سکے

جب وہ گولا اسکے کافی قریب پہنچا تو اسنے کھسکی ہوئی دیوار کی وجہ سے بننے والے دروازے سے باہر چھلانگ لگادی تھی

اسکے چھلانگ لگاتے ہی دیوار فوراً سپاٹ ہو گئی

اور گولا جو باہر کی طرف لپک رہا تھا وہ سیدھا دیوار سے جا ٹکرایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیوار سے ٹکراتے ہی ہر طرف اندھیرا پھیل گیا

ہر طرف سے ایسی آوازیں آنے لگی تھیں جیسے کوئی میت پر بین کر رہا ہو

میں اندھیرے میں ٹٹولتا ہوا آگے بڑھا

کچھ دیر چلا تھا کہ مجھے احساس ہونے لگا کہ میں کمرے کے احاطے سے باہر تھا

اسی دوران مجھے ماہ نور کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی

میں نے آگ والا منتر پڑھا اور آدھی مٹھی کھول کر ہاتھ کو اوپر اشارہ کیا

میرے ارد گرد ساری جگہ روشن ہو چکی تھی

عجیب قسم کا ویرانہ تھا کمرے کا نام و نشان تک نہیں تھا

اسی دوران مجھے ماہ نور کی آواز سنائی دی

وہ مجھے پکار رہی تھی

میں اسکی آواز کی سمت بڑھا

وہ آگے نظر آ گئی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج تم نے کمال کر دکھایا

پوری جادوئی دنیا میں ہلچل مچا دی ہے

ایک طرف جہاں دومرا یہاں نہیں ہے

وہیں اسکے خاص چیلے "نِک" کر ہرا کر،

جادو نگری کی بنیاد میں دراڑ ڈال دی ہے

میں سے سوچنے لگا کہ یہ "نِک" کون ہے

پھر یاد آیا کہ "کُر" ہی نک ہے

یہ جادوئی دنیا بھی عجیب گھن چکر تھی

ایک طرف "شُق" پہلے دشمن بن کر سامنے آیا اور دومرا دوست بن کر،

پھر پتا چلا کہ "شُق" ہی اس دنیا میں میرا واحد دوست ہے اور دومرا ہی سخت ترین دشمن ہے

اب ماہ نور مجھے عجیب عجیب راستوں سے لے کر آگے بڑھ رہی تھی

ایک جگہ پر بڑا سا احاطہ بنا ہوا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چاروں طرف اونچی اونچی جگہ تھی

اور اوپر سے بند تھی

ایک دراڑ نما دروازہ تھا جہاں سے آگے بڑھا جا سکتا تھا

وہاں تک پہنچے تو ایک دم سے کہیں ایک کالا آدمی سامنے آ گیا

اسکی سخت کڑک آواز سنائی دی

" جادوئی دنیا کے فوری النافذ اصولوں کے مطابق یہاں سے کوئی شخص باہر نہیں جا سکتا "

'میرے راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ میں تمہارا بہت برا حشر کرونگا'

وہ ہنسنے لگا

نادان انسان میں تین تک گنوں گا

اسکے بعد کوئی مہلت نہیں ملے گی

یہ کہہ کر اسنے گنتی شروع کر دی،

........ایک.......دو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی دوران میں نے منتر پڑھ لیا تھا

اس کے تین کہتے ہی

ایک آگ کا گولہ اسکی طرف پھینکا جسنے اسے لپیٹ میں لے لیا

اور عجیب قسم کی آگ میں وہ گھر گیا تھا

وہ چیخ چیخ کر میری منتیں کرنے لگا

اگر آگ بجھا دو گے تو میں تمہارا غلام بن کر جیوں گا

ماہ نور نے کہا

کیوں نا اسے موقعہ دیا جائے

ویسے بھی تمہارا کوئی جاں نثار نہیں ہے

ٹھیک ہے کہتے ہوئے میں نے آگ کا منتر پڑھ کر آگ اٹھا لی اور روشن کر لی

وہ کالا آدمی میرے قدموں میں جھک گیا

میں نے اسے اٹھایا اور چلنے کو کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہم اس دراڑ سے باہر نکلے

تو میں نے سوچا کہ پہلے گاؤں جانا ہے

اس لیے ہوا میں اڑنے والی گنتی میں منتر پڑھا

اور ان دونوں کے ہاتھ پکڑ لیے

ابھی ہلکا سا اٹھے ہی تھے

کہ کسی کے سخت پنجے میرے پاؤں سے ٹکرائے

اور ایک دھڑام سے میں کسی دیوار سے جا ٹکرایا

*

کہا جاتا ہے

ایسی کوئی جوانی نہیں

جس کی کوئی کہانی نہیں

میرا نام آبان (کہانی کے پیش نظر نام تبدیلی ضروری ہے) ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھوٹی موٹی کہانیاں لکھ لیتا ہوں

لیکن اپنی کہانی لکھنے کی ہمت نہیں پڑی

عام انسانوں کی طرح میری کہانی بھی محبت سے شروع ہوتی ہے

وہی دو دلوں کا ملنا

پھر ظالم سماج اور بچھڑنا

میرا بی ایس سی کا رزلٹ آچکا تھا

اب مختلف یونیورسٹیوں میں داخلے کے لیے اپلائی کرنا تھا

سب سے پہلے نمبر پر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی تھی

اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ میرے شہر میں تھی

دوسرے نمبر پر پنجاب یونیورسٹی یونیورسٹی تھی

لیکن میرٹ بہت زیادہ اوپر ہونے کی وجہ سے وہاں داخلہ ملنا لگ بھگ ناممکن تھا

تو پنجاب کو تیسرے نمبر پر رکھتے ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کو دوسرا آپشن بنایا

اور رخت سفر باندھ کر نکل پڑا

ملتان اپلائی کرنے کے بعد فیصل آباد جا پہنچا

حالانکہ آنلائن اپلائی کرنے کی سہولت موجود تھی

لیکن سوچا تھوڑا سا گھومنے پھرنے میں حرج ہی کیا ہے

خیر جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں اپلائی کرتے ہوئے پتا چل چکا تھا کہ پنجاب کے داخلے ابھی شروع نہیں ہوئے

لیکن قدرت کا فیصلہ تھا جو مجھے لاہور پکار رہا تھا

میں نے سوچا جب یہاں تک آ ہی گیا ہوں تو زندگی میں پہلی بار لاہور بھی دیکھتا جاؤں

وہ اگلا دن تھا جی سی لاہور کا پراسپیکٹس لے کر اسکا فارم تو بھر لیا تھا

پر اپلائی کرنے کے لیے تذبذب کا شکار تھا

کیونکہ جی سی میں فزکس نہیں تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ریاضی میں میرا دل نہیں مان رہا تھا

خیر اسی وقت ایک خوبصورت آواز نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا

ایکسکیوز می!

یس،

کیا آپ فارم فل کرانے میں میری مدد کردیں گے

ہاں کیوں نہیں

میں نے اسے فارم مکمل کروایا

باتوں ہی باتوں میں پتا چلا کہ وہ کراچی کی ہیں

ہاں جی چلیں جمع کہاں ہوتے ہیں؟

اب جمع کراتے ہیں

نہیں،

کیوں نہیں؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی جمع کرانے سے پہلے کچہری سے حلف نامہ بنوانا پڑے گا

تو چلیں وہی بنواتے ہیں

میرا دل نہیں کر رہا میتھ میں داخلہ لینے کے لیے

میں فزکس کا سوچ کر آیا تھا

لو جب پراسپیکٹس لے لیا تو اپلائی بھی کر دیں

وہی بات میتھ میں داخلہ لینے کو دل نہیں مان رہا

میرے ساتھ بھی نہیں!

اسکی ادا میں ایسی شرارت تھی

کہ میں محبت کر بیٹھا

آپکے ساتھ تو ہزار بار میرے دل نے جواب دیا

آپکے ساتھ زہے نصیب کیوں نہیں

چلیں حلف نامہ بنواتے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ قلقاریاں مار کر ہنسنے لگی

اسکی نقرئی ہنسی دل میں اتھل پتھل کرنے لگی تھی

چلیں پروفیسر صاحب،

وہ واحد لڑکی تھی جس نے مجھے پروفیسر کا لقب دیا تھا یا نک نیم کہہ سکتے ہیں

کچہری وہاں سے دو تین منٹ کے فاصلے پر تھی

وہاں پہنچنے تک ہم ایک دوسرے کے بارے میں کافی حد تک جان چکے تھے

کچہری پہنچے تو آگے بہت رش تھا

اور ہر طرف مرد ہی مرد نظر آرہے تھے

تم یہی رکو

میں حلف نامے بنوا کر لاتا ہوں

کس کس سے بچاؤ گے ہر جگہ تو مرد ہیں

میرا بس چلے تو سب کو اندھے چشمے پہنا دوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں نے بھی مذاق میں دل کی بات کہہ دی

چلیں پروفیسر

اب جائیں وقت ضائع نا کریں

کچہری میں آدھا گھنٹے سے زیادہ وقت لگ چکا تھا

خیر حلف نامے بنوانے کے بعد باہر نکلا تو میرا دماغ گھوم گیا

وہ غائب تھی۔۔

لو جی تھوڑا سا اڑنا کیا سیکھ لیا ابا جی کو بھول ہی گئے

بڑی ہی نافرمان اولاد ہو تم تو

نِک "کی استہزایہ آواز نے کانوں میں غصے کی گھنٹیاں بجانی شروع کر دیں"

روشنی تو بجھ چکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ نور کا ہیولہ ایک جگہ نظر آرہا تھا جیسے وہ دو زانوں ہو کر اٹھ بیٹھی ہو

وہ کالا آدمی کہیں نظر ہی نہیں آرہا تھا

شاید وہ زمین پر ہی گرا پڑا تھا

مجھے اپنی ہڈیوں کا جوڑ جوڑ ہلا ہوا محسوس ہو رہا تھا

نِک "کی آواز سن کر میں نے اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کی کوشش کی مگر سب بے سود نکلا"

میری ٹانگوں نے جواب دے دیا

اسی دوران وہ میری طرف بڑھنے لگا تھا

میں نے جلدی سے خود کو فولاد بنانے والا منتر پڑھنے لگا

ابھی وہ منتر میرے منہ میں ہی ہوگا کہ اسکے ایک زوردار مکے نے میرے جبڑے کی بنیادوں میں زلزلہ برپا کر دیا

درد کی ایک لہر نے میری ریڑھ کی ہڈی کو سن کر کے رکھ دیا

ایک بار پھر اپنے ہواس مجتمع کر کے دوبارہ کوئی جادو کرنے کا سوچا ہی تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہ

نِک "نے اپنا ایک بازو میرے گلے میں حائل کر دیا"

اور دوسرے ہاتھ سے اس بازو کا ہاتھ پکڑ کر زور سے اپنی طرف دبانا شروع ہو گیا

کوئی منتر تو خاک میری تو سانسیں ہی گلے میں اٹک گئی تھیں

میں دم لینے کے لیے زور لگا رہا تھا

پر میرا گلا تو جیسے فولادی ہاتھوں میں تھا

میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا کہ اسی دوران میں نے ایک سائے کو اپنی طرف لپکتے دیکھا

*

میں کچہری سے باہر نکل کر پریشان پریشان گھوم رہا تھا

جب شہناز کہیں نظر نہیں آئی تو یونیورسٹی کی طرف چل پڑا.

تھوڑا سا ہی آگے گیا تھا کہ وہ ایک عمارت کے سائے میں اسی عمارت کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی

اسکے ہاتھوں میں دو جوس کے گلاس تھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ ہی ایک اور جوس کا خالی گلاس پڑا ہوا تھا

اتنی دیر کیوں لگادی

میرے شکوہ کرکے سے پہلے ہی اسنے پہل کردی

میں نے تھوڑی سی ناراضگی سے اسے اپنی کارگزاری سنائی اور اس سے شکوہ بھی کیا

خیر اسنے بتایا کہ اسے پیاس لگی تو اسنے دو جوس کے گلاس لے لیے تاکہ میں باہر آؤنگا تو اکٹھے پیئں گے

لیکن میں تو کافی دیر بعد باہر نکلا تو اسنے ایک پینے کے بعد دوسرا گلاس بھی پینا شروع کردیا تھا

اور میرے لیے ایک اور منگوایا ہوا تھا

اسکے دل میں اپنے لیے فکرمندی دیکھ کر

میرا دل تو اچھل کود مچا رہا تھا

کہا جاتا ہے مرد کو محبت بہت جلد ہوتی ہے

اور بہت جلد اترتی ہے

پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا میں خود کو کبھی محبت کرنے سے روک پاؤنگا؟

یہ سوال اس وقت بھل بھلا گیا

اسکی ادائیں مجھے اسکا اسیر کر رہی تھیں

فارم جمع کرادیے تھے

شہناز نے بتایا کہ اسنے ابھی ایک دو دن اپنی خالہ کے پاس رہنا ہے

جبکہ میں وہاں ہوٹل میں قیام پذیر تھا

اس لیے میں اسی دن ہی گھر روانہ ہونے کا سوچ رہا تھا

" کل کیوں نا لاہور گھومیں؟"

اسنے اشتیاق بھری نظروں سے میری طرف دیکھا

' ہاں ہاں کیوں نہیں'

میرے منہ سے بے اختیار نکلا اور میں اپنے خیالات میں محبت کی تپش کو محسوس کر رہا تھا

اسنے مسکرا کر مجھے دیکھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور یوں کچھ ہی دیر میں نمبروں کے تبادلے ہو چکے تھے.

رات بھر میں ہم ایک دوسرے کی پسند ناپسند سب کچھ جان چکے تھے

خیر اگلے دن صبح نو بجے ہی ہم جی سی یونیورسٹی سے میٹرو پر سوار ہو چکے تھے

وہاں سے داتا دربار ہوتے ہوئے

یادگار کی طرف جا نکلے

اور پھر بادشاہی مسجد، اور شاہی قلعہ گھوم پھر کے واپس کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے

کہ اسکی فکر مندانہ آواز سنائی دی

چراغ تلے اندھیرا'

'سارا جگ گھومیا اور علامہ کے مزار پر نہیں گئے

کچھ ہی دیر میں ہم وہاں فاتحہ پڑھ رہے تھے

میری توجہ فاتحہ سے زیادہ شہناز کے چہرے پر مرکوز تھی

کہ اسی دوران اسنے میری طرف دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے ایسے لگا جیسے میری چوری پکڑی گئی ہو

میں نے نظریں چرا کر دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا

"آبان"

میں نے چونکنے کی اداکاری کرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا

'مان لو مجھ سے محبت کرنے لگے ہو'

اسکے چہرے پر شرارت اور معصومیت کی واضح جھلک تھی

میں ہکا بکا اپنی چوری پکڑی جانے پر شرمندہ اسے دیکھ رہا تھا

*

میری آنکھیں ماہ نور کے ہلانے جلانے پر کھلیں

وہ چلا چلا کر مجھے اٹھنے کا کہہ رہی تھی

میں نے آنکھیں کھولیں تو وہ مجھ سے کہنے لگی

"چلو آفتاب جلدی اٹھو، اگر "نِک" اٹھ گیا تو پھر ہم بھاگ نہیں سکیں گے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے کیا ہوا

میں نے "نِک" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

وہ جب تمہارا گلا دبا رہا تھا

تو میں نے پیچھے سے اسکے سر میں اینٹ دے ماری

اور وہ بے ہوش ہو گیا

اسی دوران میں اٹھ بیٹھا

مجھ سے تھوڑا دور "نِک" پڑا ہوا تھا

اندھیرے میں وہ واضح تو نظر نہیں آرہا تھا

مگر جس آڑھے ترچھے انداز میں وہ زمین پر لیٹا ہوا تھا

کوئی پہلی ہی نظر میں جان جاتا کہ یہ کوئی نارمل انداز نہیں ہے

میں نے کالے آدمی کی تلاش میں ارد گرد سر گھمایا

تو وہ مجھے کہیں نظر نہیں آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ نور جیسے میری نظروں کا مطلب جان کر بولی

کہ وہ کمینہ کہیں بھاگ گیا ہے یہاں نہیں ہے وہ،

میں نے ہمت جمع کر کے کھڑا ہونے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب ہو گیا تھا

لنگڑاتا ہوا "نِک" کے پاس جا رکا

گلے میں ابھی تک خراش محسوس ہو رہی تھی

نِک" کے ساتھ پڑی ہوئی اینٹ دیکھی"

اسے اٹھایا تو ماہ نور مضطرب انداز میں کھڑی ہو گئی

آفتاب کیا کر رہے ہو

چلو بھاگ چلیں یہاں سے

میں نے اسکا سوال نظر انداز کرتے ہوئے

فولادی جسم والا منتر پڑھا اور خود پر پھونک مارنے کے ساتھ اس اینٹ پر بھی پھونک ماردی

اب میرے زخم بھی ختم ہو گئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ میں درد کا احساس بھی غائب ہو گیا

میں نے بنا سوچے سمجھے وہ اینٹ بے ہوش "نِک" کے سر میں دے ماری

' نہیں'

ماہ نور کی چلاتی ہوئی آواز آئی

اور اسی وقت ایسے لگا جیسے زمین میں زلزلے کے جھٹکے لگ رہے ہوں

پھر ایک سخت چیز مجھ سے ٹکرائی

اور میں ہوا میں اچھل کر پیچھے جا گرا۔۔

تاڑنا بعد میں ابھی اقرار کرنے کا وقت ہے

شہناز کی آنکھوں میں شرارت بھرے لیکن عجیب سے کوندے لپک رہے تھے

لڑکی وہ تھی اور شرمانے کی اداکاری میں کر رہا تھا

میرا دل کر رہا تھا کہ بول دوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شہناز!

جب تم نے پوچھا تھا کہ

"میرے ساتھ بھی داخلہ نہیں لو گے "

اسی وقت ہی اپنی زندگی میں تمہارا داخلہ بغیر کسی حلف نامے کے کر لیا ہے

لیکن میری سوچ میں ڈر ابھرا کہ کہیں اسے کھو نا دوں

تم میں ہے ہی کیا'

'کہ کوئی تم سے محبت کرے

آبان نہیں مانو گے تو میں نے یہاں سے چلے جانا ہے

اتنی دور کہ واپسی نا ممکن ہو گی

پھر ڈھونڈو گے ملکوں ملکوں

اس کے لہجے میں کوئی ایسی بے قراری تھی کہ میں نے جلدی سے اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

وہ نرمی سے میرا ہاتھ ہٹا کر ہنسنے لگی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس بس اب ہو گیا اقرار اب بتانے کی ضرورت نہیں ہے

نہیں!

میرے لہجے میں چٹان کی سی مضبوطی در آئی

آج میں اقبال کو گواہ بنا کر اقرار کرتا ہوں

ہاں مجھے محبت ہے

اتنی محبت ہے جتنی سمندر کو موجوں سے ہے

اتنی جتنی چاند کو چاندنی سے، اتنی جتنی رات کو تاریکی سے

ہاں مجھے محبت کے اتنی محبت کہ محبت کرنے کا حق ہے جو

تم بتاؤ کرتی ہو محبت،

میں نے اتنے زور سے یہ جملے ادا کیے تھے کہ مزار پر موجود کچھ لوگ ہمیں گھورنے لگے تھے

مجھے انکے آنکھوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی

لیکن شہناز تو جیسے سب بھول چکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چپ چاپ میرے گلے لگ گئی

ہاں اتنی محبت جس کے آگے آپکی محبت چھوٹی پڑ جائے

وہ لمحے ہی میری محبت کا سرمایہ تھے

وہ لمحے میری زندگی کو چپک چکے تھے

ارد گرد موجود لوگ ہمارے اوپر طنز کر رہے تھے

ایک عورت کی آواز آئی

بے شرمی کی حد ہو گئی ہے

یہ سب کہیں چھپ کر نہیں کر سکتے

مزار پر بے شرمی پھیلا رہے ہیں

ہم شرمندہ سے ہو کر الگ ہو گئے

پر وہ یہاں آج بھی میرے سینے سے لگی ہوئی پوچھتی ہے

آبان مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور میں کہتا ہوں

میرے محبوب!

میری ساری چالاکیاں تیری نادانیوں میں گم سم سی ہو جاتی ہیں

میری ذہانت کی روشنی کو تیری اداؤں کا نور خیرہ کر دیتا ہے

میرے لفظوں کے انبار تیرے حسن کی دلیل کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں

میری باغیانہ سوچوں کو تیری یادوں کی جیل میں اسیر بنا لیا جاتا ہے

اپنا وجود تیری ہستی کے سامنے اک سراب سا لگتا ہے

سوچتا ہوں اس بچے کی طرح تیری آغوش میں چھپ جاؤں جس کو مہیب سایوں نے خوفزدہ کر دیا ہو

کمروں کی روشنی ہمیشہ گل کرنے کے باوجود تیری یادوں کے چراغ جلتے رہتے ہیں

تیری ایک معصوم ادا پر میرے تن کی ہزاروں مسکراہٹیں نثار ہونے کو تیار رہتی ہیں

میری روح کے رنگین جذبات اکثر تمھیں مچل مچل کر سلامی دیتے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل یہی چاہتا ہے کہ تیرے حسن کے دربار میں میری حاضری کا پروانہ جاری ہو اور میں دل کو نکال کر تحفہ پیش کروں

اور بس اتنا دیکھوں کہ میرے آخری حواسوں میں صرف تیری تصویر کے رنگ ابھریں اور میں مسکرا کر گرنے لگوں اور تم مجھے سنبھال لو

پھر وقت تھم جائے

فرشتوں پھر کچھ پل وقت کو روک دو

مجھے دیدار کی شب میں طوالت چاہیے

ہاں مجھے وصل کے لمحوں میں طوالت چاہیے

اس دن میں گھر روانہ ہو گیا تھا

اور اسنے بھی گھر چلے جانا تھا

لیکن میں اکیلا نہیں لوٹا تھا

میرے ساتھ ایک اور وجود تھا

اس وجود کی شرارتیں مجھے بغیر وجہ کے ہنسا رہی تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راستے میں ہم دو وجود سے چار وجود بنانے کا فیصلہ کر چکے تھے

تمھیں کراچی میں کوئی یونیورسٹی نہیں ملی تھی جو تم یہاں میرا سکون برباد کرنے چلی آئیں

آہو!

وہ خالص پنجابی لہجے میں بولی

اور پھر ایک دم سے سنجیدہ ہو گئی

آبان

میرے گھر کا ماحول ٹھیک نہیں ہے

مجھے گھٹن ہوتی ہے وہاں

میں اس ماحول سے باہر نکلنا چاہتی ہوں

ہم کراچی شہر میں رہنے کے باوجود ایک وڈیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں

بابا سائیں گھر کے وڈیرے ہیں

ادا سانول سارا کاروبار سنبھالتے ہیں

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے گھر میں عورت صرف بستر اور کچن تک محدود سمجھی جاتی ہے

یہ تو بابا نے دو شادیاں کی تھیں

میری امی پہلی بیوی ہے

انکے ڈر سے دوسری بیوی کو کراچی شہر میں رکھا

میں نے پڑھنے کی ز دکی تو مجھے کراچی لے آئے

وہاں میرے سوتیلی ماں اور بھائی بھی ساتھ رہتے ہیں

مجھے انکی نظروں سے گھن آتی ہے

اس لیے میں وہاں سے باہر بھاگنا چاہتی ہوں

میں بتانا چاہتی ہوں کہ میں ایک جسم نہیں ہوں

میں وہاں جا کر کسی جاگیر دار وڈیرے کی پہلے یا دوسرے نکاح کے نام پر کھیل نہیں بننا چاہتی

یار کیا کہہ رہی ہو تم مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا

"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سن کے جسے تم بہت پچھتاؤ

میں نے وہ فسانہ سنایا بھی نہیں ہے

"

اسنے ایک مشہور گانے کے بول سنائے

توسنادو

نہیں! ابھی نہیں.

وہ کراچی جاچکی تھی

اپنی سوتیلی ماں کے گھر رہنے

ہمارے دن اور رات ایک ہو چکے تھے

وہ سوتی تھی میں سوتا تھا

میں جاگتا تھا وہ جاگتی تھی

'زندگی خوبصورت ہے'

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہماری زندگی کی ایک مثال بن چکی تھی

لیکن جھیل کی خاموشی کتنی ہی خوبصورت کیوں ناہو

لوگ پتھر پھینکنے سے نہیں چوکتے

میری کہانی میں بھی خوشیوں کو آگ لگانے ایک ماچس جل چکی تھی

ایک رات ہم ایک دوسرے کو شب بخیر کہہ کر سونے لگے تھے

پندرہ منٹ گزرے ہونگے

کہ اسکی کال آنی شروع ہوگئی

پہلے وہ جب بھی کال کرتی میسج کرکے پوچھتی تھی پھر کال کرتی تھی

ابھی تو بات ختم ہوئی اب کیا ہوا ہے

میں نے مصنوعی غصے سے پوچھا

"

آبان مجھے بچالو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"

کیاہوا

میں بستر سے کھڑاہوچکاتھا

"

آبان میں نے کہا تھاکہ میرا سوتیلا بھائی مجھے عجیب نظروں سے گھورتا ہے

اسنے ایک بات ڈھکے چھپے لفظوں میں اپنا مقصد مجھ پر واضح کیا تھا

اور میں نے درشت انداز میں اسے جھڑک دیا تھااور آئندہ کوئی ایسی ویسی بات کی تو باباکو بتانے کی دھمکی دی تھی

ابھی کچھ دیر پہلے اسنے ہماری کال پر باتیں سنی ہیں

وہ اب سامنے آگیا ہے

وہ مجھے جنسی طور بلیک میل کرنے کی کوشش کررہا ہے

میں آرہاہوں کراچی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں آبان تم یہاں آئے تو یہ سب تمھیں مار دینگے

تو کیا یہ لوگ تمہیں بلیک میل کرتے رہیں

نہیں آئندہ اسکی ہمت نہیں پڑے گی مجھے بلیک میل کرنے کی اسنے عجیب لہجے میں کہا اور کال کاٹ دی

میں اندر سے کانپ گیا تھا

اسکا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کچھ کرنے والی ہے

میں نے دوبارہ کال کی تو نمبر بند ملا

ساری رات آنکھوں میں کٹ گئی

صبح کال کرتا رہا

نمبر تھا

اگلے دن میں کراچی کی طرف جانے والی بس کا ٹکٹ لے چکا تھا

اس وقت میرے ذہن میں سوچ آئی کہ کراچی جا کر کیا کرونگا

میرے پاس تو اسکا کوئی اتا پتا ہی نہیں ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خیر میں روانہ ہو گیا

سارے راستے بار بار اسکا نمبر ڈائل کرتا رہا

لیکن جواب وہی ایک کہ نمبر بند ہے

کراچی جا پہنچا

ایک ہفتہ وہیں ایک رشتے دار کے پاس رہا

سارا دن مارا مار پھرتا

لیکن کوئی اتا پتا نہیں

ایک دن فیس بک اکاؤنٹ چلایا

پتا چلا یہاں سے شہناز نے اپنی آئی ڈی بند کر دی ہے

پھر لوٹ آیا

ملتان داخلہ لے لیا تھا

زخم تھا جلد یا بدیر بھر جانا تھا بھر گیا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر کئی مہینے دل میں ایک خلش رہی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہوگا کہ اسنے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا

پھر ایک دن ایک انجان نمبر کی کال آرہی تھی

وائبریشن کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی

میرے موبائل کی رنگ ٹون ہمیشہ بند ہوتی ہے

میں نے کوئی جواب نہیں دیا

اور کال کاٹ دی

لیکن تب پتا چلا کہ اس نمبر سے لگاتار چھ سات کالیں آئی ہیں جو کہ میں اٹینڈ نہیں کر سکا

میں نے فوراً کال بیک کی

اسی وقت کال اٹینڈ ہو گئی

ہیلو!

آبان؟

کی آواز آئی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوراس آواز کو سننے کے لیے کان ترس گئے تھے

میری پوری کائنات جیسے میرے کان میں سمٹ آئی تھی

میرے جسم کا رواں رواں میرے کان کی حس سماعت کا منتظر ہو چکا تھا

شہناز یہ میرے ساتھ کیا کر دیا تم نے

آبان مجھے معاف کر دینا

میں نہیں چاہتی تھی کہ تم کراچی آؤ

کیونکہ اگر تم یہاں آتے تو میرے بابا کو اور بھائی کو پتا چل جاتا

اور پھر وہ تمہارے ساتھ پوری فیملی کو مار دیتے

اور ساتھ میں مجھے کاری کر دیتے

اس لیے میں نے سوچا تمھیں بچا لوں

اور خود کشی کر لوں

یہ سوچ کر سارے رابطے ختم کر دیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھر تمہاری باتیں یاد آئیں کہ خودکشی تو شکست قبول کرنے کا نام ہے

میں کسی دوسرے کے قصور سزا خود کو کیوں دوں

بس یہ سوچ کر اسی رات ہی گھر میں موجود پستول اٹھائی اور سیدھا بھائی کے کمرے پر دستک دی

وہ مجھے دیکھ کر خوش ہو گیا کہ شاید میں اسکی بات ماننے آئی ہوں

لیکن میں اسے اسکے قصور کی سزا دینے آئی تھی

اسنے کمرہ بند کر دیا تھا

میں نے پستول نکال لیا تھا

اسکی آنکھیں خوف کے مارے ابل پڑی تھیں

باجی باجی کہنے لگا تھا

معافیاں مانگ رہا تھا

میں اس وقت کسی رحم کے موڈ میں نہیں تھی

چلو کپڑے اتارو کر لو اپنی خواہش پوری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسنے بے یقینی اور خوف سے دیکھا

پھر بولا نہیں باجی مجھے معاف کر دیں

اتارو کپڑے

میں نے اس شدت سے کہا کہ اگلے ہی لمحے وہ برہنہ کھڑا تھر تھر کانپ رہا تھا اور معافیاں مانگ رہا تھا

میں کسی رحم کے موڈ میں نہیں تھی

آبان یہ تم نے ہی کہا تھا نا

ظلم کو ختم کرنے کے لیے ہاتھوں میں کپکپی ظاہر کرتی ہے کہ ہم اس ظالم کے ساتھ ہیں

لیکن اس دن میرے ہاتھ نہیں کانپے

میں نے پورا میگزین خالی کر دیا تھا

سارے گھر والے جاگ چکے تھے

پر وہ مجھ سے ڈر کے دور بیٹھے رہے

بابا صبح پہنچے انھوں نے آ کر مجھ سے پستول چھینا اور تھپڑ لگایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تو بے حس ہو چکی تھی

وہ پوچھتے رہے کیوں مارا اسے

میں کیو بتاتی انھیں

کہ ہوس کی پکار نے ایک ہوس کو جنم دیا تھا

پولیس آئی تھی لیکن بابا نے اپنے اختیارات کے ذریعے مجھے بچا لیا تھا

بھائی کا کیس گاڑی چھیننے کی واردات بنا دیا گیا

اور میری قسمت کا فیصلہ تیسرے دن ہی کر دیا گیا

دس دن بعد میری شادی کر دی گئی

مجھ پر ہر طرح کی پابندی تھی

اور میں بھی تمھیں بتا کر تمہارا دل نہیں جلانا چاہتی تھی

پھر میں کسی اور کے آنگن میں دلھن بن کر آ گئی

میرا شوہر مجھ سے بے انتہا محبت کرتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر آبان مجھے تم سے محبت ہے

لیکن میں نے اپنے بابا کہ فیصلے اور شوہر کی محبت کی لاج رکھنی ہے

یہ میری آخری کال ہے

کال کٹ چکی تھی

میری حالت ایسے ہو چکی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں

انتظار اتنا مشکل تھا

پر اب تو انتظار کرتا رہتا تو وہی اچھا تھا

اتنی آسانی سے اسنے فیصلہ سنا دیا کہ یہ آخری کال ہے

میں نے اسے دوبارہ کال کی

یہ بتانے کے لیے کہ

میں اسکا انتظار کرونگا

یہ میرا آخری فیصلہ ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھلے وہ چھ بچوں کی ماں بن جائے

بھلے وہ بوڑھی ہو جائے

میں اسکا انتظار کرونگا

پر نمبر ملانے کے بعد پتا چلا کہ وہ کسی پی سی او سے کال کر رہی تھی

یعنی اسنے اپنے فیصلے پر مہر ثبت کر دی

ہاں وہ اسکی آخری کال تھی

*

میں 'نِک' کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا

اس دن آپکو یہاں بینچ پر دیکھا

تو آپکے خیال پڑھے سوچا کچھ آپ سے کہانی شئیر کر دوں

اور پھر ایک دن آپکو یاد ہو گا

میں بڑی خوفناک حالت میں یہاں آیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس دن آپ ڈر گئے تھے

اس دن 'نِک' کو ڈھونڈ لیا تھا

پھر میری اور اسکی لڑائی روحانی لحاظ سے ہوئی

اور روحانی طور پر زیادہ طاقتور تھا

بس لڑائی ہوئی اور اسے ہرا کر روحانی دنیا میں بھیج دیا

اب آپ کے سوالات کے جواب دے کر میں نے بھی تو وہیں جانا ہے

کیا مطلب؟

میں خوف زدہ ہو چکا تھا

مطلب آپنے مجھ سے پوچھا تھا

ناکہ جب پیر کٹ چکا تو پھر آپ ٹھیک کیسے ہیں

ہاں میرا پیر کٹ گیا تھا

لیکن آپکو پتا ہے ناروحوں کے پیر کٹے ہوئے نہیں ہوتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!مطلب

ہاں میں کئی دن سے مر چکا ہوں

تو میں ایک روح سے ملتا رہا ہوں

ہاں یقین نہیں آتا

اسنے پوچھا اور یہ کہہ کر میرے سامنے غائب ہو گیا

اور پھر میری بھاگنے کی رفتار دیکھنے کے قابل ہو چکی تھی

جیسے ہی میں اپارٹمنٹ میں پہنچا

آگے ایک ڈبہ پڑا تھا

اسکے اوپر ایک چٹ لکھی ہوئی تھی

"

آبان صاحب! مجھے یقین تھا جیسے ہی آپ کو پتا چلے گا کہ میں ایک روح ہوں آپ ڈر جائیں گے

سوچا تھا ایک گفٹ آپکو دونگا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Ek Jadoogar ki Dastaan | By Mian Fazeehat (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن اب روبرو آنے کی ہمت نہیں ہوئی

اس لیے اس ڈبے میں وہ گفٹ رکھ دیا ہے

امید ہے آپکو پسند آئے گا

"

میں نے ڈبہ کھولا

اس میں سب سے پہلے مڈل فنگر بلند ہوتی نظر آئی

اور پھر ایک بونا چھلانگ لگا کر باہر آچکا تھا

آقا!

مردوق حاضر ہے

{کہانی ختم شد}

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel